روزنامہ الفضل

ٹیلی فون نمبر:213029

C.P.L 29

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com

Email:editor@alfazal.com

پیر 23 مئی 2005ء،14 ربیع الثانی 1426 ہجری 23 ہجرت 1384 ہش جلد 55-90 نمبر 113

سب سے اہم کام

حضرت نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے اپنے دور خلافت میں تمام عمال کے نام فرمان لکھا کہ میرے نزدیک تمہارا سب سے اہم کام نماز ہے۔ جس شخص نے اس کی حفاظت کی اور اس پر کاربند ہوگیا اس نے اپنے دین کی حفاظت کی اور جس نے اسے ضائع کردیا وہ دیگر احکام کی بھی کوئی پرواہ نہیں کرے گا۔

(موطا امام مالک کتاب وقوت الصلوٰۃ باب وقوت الصلوٰۃ حدیث نمبر3)

خلافت کے قیام کا مدعا توحید اور عبادت کا قیام ہے

قیام نماز کے متعلق خلفائے سلسلہ احمدیہ کے بابرکت ارشادات

ظاہری اور باطنی پاکیزگی:

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں۔

نماز ظاہری پاکیزگی، ہاتھ منہ دھونے اور ناک صاف کرنے اور شرمگاہوں کو پاک کرنے کے ساتھ یہ تعلیم دیتی ہے کہ جیسے میں اس ظاہری پاکیزگی کوملحوظ رکھتا ہوں اندرونی صفائی اور پاکیزگی اور سچی طہارت عطا کر اور پھر اللہ تعالیٰ کے حضور سبحانیت، قدوسیت، مجدیت، پھر ربوبیت، رحمانیت، رحیمیت اور اس کے ملک ملک میں تصرفات اور اپنی ذمہ واریوں کو یاد کرکے کہ اس قلب کے ساتھ ماننے کو تیار ہوں، سینہ پر ہاتھ رکھ کر تیرے حضور کھڑا ہوتا ہوں۔ اس قسم کی نماز جب پڑھتا ہے تو پھر اس کی وہ خاصیت اور اثر پیدا ہوتا ہے جو (۔) (النحل:91) میں بیان ہوا ہے۔ پھر پاک کتاب کا کچھ حصہ پڑھے اور رکوع کرے اور غور کرے کہ میری عبودیت اور نیازمندی کی انتہا بجز سجدہ کے اور کوئی نہیں۔ جب اس قسم کی نماز پڑھے تو وہ نیازمندی اور سچائی جب اعضاء اور جوارح پر اپنا اثر کرچکی تو اور جوش مار کر ترقی کرے گی۔

(خطبات نور صفحہ 126)

سب سے پہلا اور مقدم فرض:

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

”سب سے پہلا اور مقدم فرض...... خدا تعالیٰ کی عبادت ہے۔ قرآن کریم نے عبادت کیلئے ہر جگہ اقامۃ صلاۃ کے الفاظ رکھے ہیں۔ جن میں اس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ اقامۃ الصلوٰۃ کے بغیر درحقیقت کوئی عبادت عبادت نہیں کہلاسکتی جب تک نماز باجماعت ادا نہ کی جائے۔ سوائے اس کے کہ انسان بیمار ہو یا معذور ہو اس وقت تک اس کی نماز اللہ تعالیٰ کے حضور قبول نہیں ہوسکتی۔ (۔) پس دوستوں کا فرض ہے کہ وہ اپنا پورا زور اس بات کیلئے صرف کردیں کہ ہم میں سے ہر شخص نماز باجماعت کا پابند ہو۔

میں نے پہلے بھی چندسال ہوئے جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلائی تھی۔ اور پھر اس پر کچھ عرصہ عمل بھی ہوا۔ مگر پھر سستی واقعہ ہوگئی۔ میں نے کہا تھا کہ جہاں (بیوت الذکر) قریب ہوں۔ وہاں (بیوت) میں نماز باجماعت ادا کی جائے۔ اور جہاں (بیوت) نہ ہوں وہاں جماعت کے دوست محلّہ میں کسی کے گھر پر جمع ہوکر نماز باجماعت پڑھ لیا کریں۔ اور جہاں اس قسم کا انتظام بھی نہ ہوسکے۔ وہاں گھروں میں نماز باجماعت ادا کی جائے۔ اور مرد اپنے بیوی بچوں کو پیچھے کھڑا کر کے جماعت کرالیا کریں۔ آج میں پھر جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ خصوصاً عہدیداروں کو۔ انہیں چاہئے کہ وہ ہر ماہ مجھے لکھتے رہا کریں۔ کہ انہوں نے اس بارہ میں کیا کارروائی کی ہے۔

(روزنامہ الفضل 24 جولائی 2001)

عبادت کی دو اقسام:

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ ہر عبادت عمل ہے اور ہر شکل کے عمل عبادت کا ہی پہلو اپنے اندر رکھتے ہیں لیکن عبادات یا اعمال کو دو حصوں میں منقسم کیا گیا ہے۔ ایک حصہ کو حقوق اللہ اور ایک حصہ کو حقوق العباد کہتے ہیں۔ جب ہم حقوق اللہ کو ادا کررہے ہوتے ہیں تو ان میں ایک حصہ حقوق العباد کا بھی شامل ہوتا ہے۔ مثلاً نماز ہے ہم (۔) میں جاتے ہیں اور نماز باجماعت ادا کرتے ہیں تو یہ اللہ تعالیٰ کا حق ہے جو ہم ادا کررہے ہوتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا یہ حق ہے کہ ہم اس کے مطیع اور فرمانبردار بندے بنتے ہوئے اس کی حمد کریں۔ اس کی بلندی اور عظمت کا اظہار کریں۔ تضرع اور عاجزی سے اس کے سامنے جھکیں۔ غرض نماز ادا کرنا خالصتاً اللہ تعالیٰ کا حق ہے لیکن اس نماز کی ادائیگی میں بھی ہم حقوق العباد ادا کررہے ہوتے ہیں۔ مثلاً نماز میں ہم اپنے لئے اپنے رشتہ داروں کیلئے مجلس اور جماعت کیلئے یا تمام بنی نوع انسان کیلئے دعا کرتے ہیں اور یہ دعا والا حصہ حقوق اللہ میں شامل نہیں کیونکہ اس حصہ میں ہم صرف اس کی حمد نہیں کررہے ہوتے بلکہ حمد کے قیام کیلئے سامان کررہے ہوتے ہیں۔

(مشعل راہ جلد دوم صفحہ 5)

قیام خلافت کا مقصود:

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

خلافت کے قیام کا مدعا توحید کا قیام ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے...... (نور۔56) کہ خلافت کا انعام یعنی آخری پھل تمہیں یہ عطا کیا جائے گا کہ میری عبادت کروگے میرا کوئی شریک نہیں ٹھہراؤ گے۔ کامل توحید کے ساتھ تم میری عبادت کرتے چلے جاؤ گے اور میرے حمد وثنا کے گیت گایا کروگے۔ (خطبات طاہر جلد اول صفحہ 2)

قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے کہ نماز کے قیام کا آخری کارخانہ خاندان ہی ہوگا اس کارخانے تک پہنچنے کیلئے اسے بیدار کرنے کیلئے اسے حرکت دینے کے لئے جماعت کی مختلف تنظیمیں قائم ہیں۔ تنظیمیں نسبتاً زیادہ بیدار رہ سکتی ہیں اگر وہ ایک معین پروگرام بنالیں ہر ہفتے یا ہر مہینے میں ایک دفعہ خاص نماز کے موضوع پر غور کرنے کیلئے اکٹھے مل کر بیٹھا کریں گے، ہمیشہ کیلئے مجلس عاملہ کا ایک اجلاس مقرر ہوجائے جس کا موضوع سوائے نماز کے کچھ نہ ہو۔ اس دن لجنہ بھی نماز پر غور کررہی ہو۔ خدام بھی نماز پر غور کررہے ہوں، انصار بھی نماز پر غور کررہے ہوں، سب اپنی اپنی جگہ ہمیشہ کیلئے یہ فیصلہ کرلیں کہ اب ہم نے ہر مہینہ میں کم ازکم ایک مرتبہ ضرور اس موضوع پر بیٹھ کر غور کرنا ہے۔ جہاں حالات ایسے ہیں کہ ہر مہینے اکٹھے نہ ہوسکتے ہوں۔ وہاں دو مہینے میں ایک اجلاس مقرر کرلیں، تین مہینے میں مقرر کرلیں۔

(الفضل 24۔اگست 1989ء)

نماز بروقت اور باجماعت ادا کریں:

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

نماز تو............ کا ایک بنیادی رکن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے صرف نماز پڑھنے اور جیسے تیسے اس کو پڑھنے کا نہیں کہا بلکہ پانچ وقت نماز پڑھنے کا کہا ہے اور باجماعت پڑھنے کیلئے کہا ہے آجکل بعض جگہوں پر کام کرنے کی وجہ سے یہ مسئلہ بعض لوگوں کو رہتا ہے کہ باجماعت نماز کس طرح پڑھیں ایک جگہ پر کام کررہے ہیں اکیلے احمدی ہیں تو کہاں سے اور ڈھونڈیں جو جماعت ہوسکے۔ تو ایسی صورت میں اپنی نماز پڑھ لیں لیکن یہ نہ ہو کہ ظہر عصر کی نمازیں جمع ہورہی ہوں اور مغرب عشاء کی نمازیں جمع ہورہی ہوں۔ کام کے وقت میں اتنا وقفہ ملتا ہے کہ آپ ظہر کی نماز علیحدہ پڑھ سکیں اور عصر کی نماز علیحدہ پڑھیں۔ اور جہاں چند لوگ اکٹھے ہوسکتے ہوں وہاں باجماعت نماز پڑھنے کی بھی کوشش کرنی چاہئے۔ اور اس میں شرمانے والی کوئی بات نہیں ہے بلکہ آپ کا یہ عمل یقیناً دوسروں کو متاثر کرے گا اور وہ آپ کی طرف کھنچے آئیں گے اور دیکھیں گے کہ یہ کس طرح کے لوگ ہیں جو اس دور میں بھی، اپنے کاموں کے دوران بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہیں۔

(مشعل راہ جلد پنجم صفحہ 10)

دائمی قدرت ثانیہ کی بشارت

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے۔ اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھلائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا ہوں اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔ اور چاہئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھاوے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔ اپنی موت کو قریب سمجھو تم نہیں جانتے کہ کس وقت وہ گھڑی آ جائے گی۔

اور چاہئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں۔

(حاشیہ میں فرماتے ہیں۔

ایسے لوگوں کا انتخاب مومنوں کے اتفاق رائے پر ہوگا۔ پس جس شخص کی نسبت چالیس مومن اتفاق کرینگے وہ اس بات کے لائق ہے کہ میرے نام پر لوگوں سے بیعت لے وہ بیعت لینے کا مجاز ہوگا۔ اور چاہئے کہ وہ اپنے تئیں دوسروں کے لئے نمونہ بناوے۔ خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کروں گا اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کرے گا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کرینگے۔ سو ان دنوں کے منتظر رہو۔ اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اس کے وقت میں ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے یا بعض دھوکا دینے والے خیالات کی وجہ سے قابل اعتراض ٹھہرے جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا بھی پیٹ میں صرف ایک نطفہ یا علقہ ہوتا ہے۔)

خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا۔ ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔ مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو۔

(الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 ص 305)

خلافت کا فیضان

خدا کا یہ احسان ہے ہم پہ بھاری
کہ جس نے ہے اپنی یہ نعمت اتاری
نہ مایوس ہونا گھٹن ہو نہ طاری
رہے گا خلافت کا فیضان جاری

نبوت کے ہاتھوں جو پودا لگا ہے
خلافت کے سائے میں پھولا پھلا ہے
یہ کرتی ہے اس باغ کی آبیاری
رہے گا خلافت کا فیضان جاری

خلافت سے کوئی بھی ٹکر جو لے گا
وہ ذلت کی گہرائی میں جا گرے گا
خدا کی یہ سنت ازل سے ہے جاری
رہے گا خلافت کا فیضان جاری

خدا کا ہے وعدہ خلافت رہے گی
یہ نعمت تمہیں تا قیامت ملے گی
مگر شرط اس کی اطاعت گزاری
رہے گا خلافت کا فیضان جاری

محبت کے جذبے، وفا کا قرینہ
اخوت کی نعمت، ترقی کا زینہ
خلافت سے ہی برکتیں ہیں یہ ساری
رہے گا خلافت کا فیضان جاری

الٰہی ہمیں تو فراست عطا کر
خلافت سے گہری محبت عطا کر
ہمیں دکھ نہ دے کوئی لغزش ہماری
رہے گا خلافت کا فیضان جاری

صاحبزادی امۃ القدوس

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے فرمودات کی روشنی میں

خلافت کی اہمیت اور برکات

مکرم سلطان احمد پیر کوٹی صاحب

اللہ تعالیٰ کی ہمیشہ سے یہ سنت چلی آرہی ہے کہ جس طرح وہ مخلوق کی ہدایت اور اس کی اصلاح کے لئے مناسب وقت پر اپنے برگزیدہ بندوں میں سے کسی کو نبوت کے مقام پر فائز کر کے اس کے ذریعہ مردہ قوموں میں زندگی کی روح پھونکتا ہے۔ اسی طرح اس کی یہ بھی سنت ہے کہ وہ نبی کی وفات کے بعد اس کے کام کو تکمیل تک پہنچانے اور اس کی حفاظت کے لئے خلافت کا نظام قائم کرتا ہے جو گویا نبوت کا تتمہ ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:۔

مامن نبوۃ قط الا تبعتھا خلافۃ۔

(کنز العمال)

کہ دنیا میں کوئی نبوت ایسی نہیں ہوئی جس کے بعد خدا تعالیٰ نے خلافت کا سلسلہ قائم نہ فرمایا ہو۔

حضرت مسیح موعود کے وصال کے بعد بھی اسی الٰہی سنت کے مطابق خلافت حقہ کا آسمانی نظام قائم ہوا تا آپ کے مقاصد کی تکمیل کی جائے، آپ کے پیغام کی دنیا کے کناروں تک اشاعت کی جائے۔ دین حق کو سربلند کیا جائے۔

حضرت مسیح موعود کا وصال جماعت کے لئے زلزلہ عظیمہ سے کم نہیں تھا۔ جماعت کے افراد کو اس غمناک حادثہ نے دیوانہ کر دیا تھا۔ ان کی دنیا اجڑ گئی تھی۔ ان کی آنکھیں اپنے محبوب کی جدائی میں اشک بار تھیں۔ اکثر لوگ بچوں کی طرح بلک بلک کر رو رہے تھے۔

جماعت کی مخالفت زوروں پر تھی اور لوگ برملا اس بات کا اظہار کر رہے تھے کہ اب جماعت صفحہ ہستی سے مٹ جائے گی۔ اس کا کوئی نام لیوا باقی نہیں رہے گا لیکن اللہ تعالیٰ کی رحمت نے اس موقع پر اپنے بندوں کو اپنی پناہ میں لے لیا۔

اور اس نے قرآنی وعدہ اور مامور زمانہ کی پیشگوئیوں کے مطابق جماعت میں خلافت کو قائم کر دیا۔ اور اسے پھر ایک ہاتھ پر جمع کر دیا۔ تمام لوگوں نے سکھ اور اطمینان کا سانس لیا اور ہر طرف امن اور سکینت کا دور دورہ ہو گیا۔

جماعت میں خلافت کے قیام پر ابھی تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا کہ بعض لوگوں نے خلافت کو ختم کرنے یا کم از کم اس کے اختیارات کو کم کرنے کے لئے ریشہ دوانیاں شروع کر دیں۔ انہوں نے جماعت میں انشقاق و افتراق پیدا کرنے کی کوشش کی اور اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے جماعت میں ایک پروپیگنڈا شروع کر دیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے باوجود ضعیف العمری کے اس فتنہ کا خوب ڈٹ کر مقابلہ کیا۔

آپ نے نہایت پُر شوکت الفاظ میں یہ اعلان کیا کہ خلیفہ گو بظاہر انسانی ووٹوں سے منتخب ہوتا ہے مگر در پردہ خدا تعالیٰ کا ہاتھ کام کر رہا ہوتا ہے۔ وہ مومنوں کے دلوں میں القاء کر کے اسے ایک خاص فرد جماعت کی طرف مائل کر دیتا ہے۔ خلیفہ کسی انجمن، سوسائٹی یا گروپ کا بنایا ہوا نہیں ہوتا کہ جب چاہے اسے معزول کر دیا اور جس طرح چاہے اس کے اختیارات کو محدود کر دیا جائے۔ ہر فرد جماعت کے لئے خلیفہ کی مکمل اطاعت اور فرمانبرداری فرض ہے۔ اس کی نافرمانی اور عدم اطاعت قرآنی وعید فاولئك هم الفاسقون کا مورد بنا دیتی ہے۔ آپ نے پورے عزم اور وثوق کے ساتھ یہ اعلان فرمایا کہ میں خدا تعالیٰ کی نعمت کی ناشکری نہیں کروں گا اور اس خلعت کو اتارنے کے لئے تیار نہیں ہوں گا اور خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ میری تائید و نصرت کرے گا اور عملاً وہی ہوا جس کا آپ نے اظہار فرمایا تھا یعنی آپ کامیاب و کامران ہوئے۔

گو آپ کا عرصہ خلافت مختصر تھا۔ مگر آپ نے مخالفین خلافت کے تمام حربوں کو ناکام بنا دیا۔ آپ نے کبھی اجمالی طور پر اور کبھی قدرے تفصیل سے خلافت کی برکات اور فوائد کا ذکر فرمایا۔ اگر کوئی شخص آپ کے فرمودات پر غور و تدبر کرے تو بلاشبہ وہ اس مسئلہ کی گہرائیوں تک جا سکتا ہے اور اس کی عظمت و اہمیت اس پر واضح ہو جاتی ہے۔ اس مضمون میں ان میں سے بعض کا ذکر کیا جاتا ہے۔

تمکنت دین

قرآن کریم نے خلافت کی یہ برکت بیان فرمائی ہے کہ اس کے ذریعہ دین کو تمکنت، مضبوطی اور استحکام نصیب ہوتا ہے۔ اس کے ذریعہ امور دینیہ کی انجام دہی کا کام بطریق احسن انجام پاتا ہے۔ انبیاء تو تخم ریزی کر کے دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں۔ خلفاء اس کی آبیاری کرتے ہیں اور انبیاء کا لگایا ہوا پودا تناور ہوتا اور خطرات سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ نبی کے وصال کے بعد شریعت پر عمل کرنے میں جو کمزوری پیدا ہو جاتی ہے خلافت اس کو دور کرتی ہے۔ اس کے ذریعہ تمام شکوک وشبہات کا ازالہ کیا جاتا ہے جن کی وجہ سے دین کمزور ہونے کی بجائے اور مضبوط ہو جاتا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ خلفاء کی شناخت کی علامات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

”ایک تو یہ نشان ہے کہ وہ بھولی بسری متاع جس کو خدائے تعالیٰ پسند کرتا ہے اس سے لوگ آگاہ ہوں اور غلطی سے چونک اٹھیں اور اسے چھوڑ دیں۔ اس کو پورا کرنے کے لئے اس کو ایک طاقت دی جاتی ہے۔ ایک قسم کی بہادری اور نصرت عطا ہوتی ہے۔ اس بات کو قائم کرنے کے لئے جس کے لئے اس کو بھیجا ہے قسم قسم کی نصرتیں ہوتی ہیں۔ کوئی ارادہ اور سچا جوش پیدا نہیں ہوتا جب تک کہ خدا تعالیٰ کی مدد کا ہاتھ ساتھ نہ ہو۔“ (الحکم 3 مارچ 1899ء)

ایک اور موقع پر بیان فرماتے ہیں:۔

”یہ بھی ایک سنت اللہ چلی آتی ہے کہ خلفاء پر مطاعن ہوتے ہیں۔ آدمؑ پر بھی مطاعن کرنے والی خبیث روح کی ذریت بھی اب تک موجود ہے...... مگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان کو تمکنت دیتا ہے اور خوف کو امن سے بدل دیتا ہے۔“

(الحکم 5 مئی 1899ء)

جس دین کو اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے اس میں طاقت پیدا کر دیں گے اور ایسی مقدرت عطا کریں گے جس سے نفوس کا تزکیہ ہو۔

(الحکم 24 جنوری 1904ء)

جناب ابو بکر کے زمانے میں عرب میں ایسی بلا پھیلی تھی کہ سوا مکہ اور مدینہ اور جواثی کے سخت شور اٹھا تھا مکہ والے بھی فرنٹ ہونے لگے مگر وہ بڑی پاک روح تھی جس نے انہیں کہا اسلام لانے میں تم سب سے پیچھے ہو۔ مرتد ہونے میں کیوں پہلے بنتے ہو۔ صدیقہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میرے باپ کے اوپر جو پہاڑ گرا وہ کسی اور پر گرتا تو چور ہو جاتا پھر بیس ہزار کی جماعت مدینہ میں موجود تھی اور چونکہ آنحضرت ﷺ حکم دے چکے تھے کہ ایک لشکر روانہ کرنا ہے پس اس کو بھیج دیا۔ ادھر اپنی قوم کا یہ حال تھا مگر آخر خدا نے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھلایا و لیمکنن لھم (-) کا زمانہ آ گیا۔ اس وقت بھی اسی قسم کا زمانہ پیش آیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ دفن ہونے سے پہلے تمہارا کلمہ ایک ہو جائے نبی کریم ﷺ کے بعد ابو بکرؓ کے زمانہ میں صحابہ کرامؓ کو بہت سی مساعی جمیلہ کرنی پڑیں۔ سب سے پہلا کام جو کیا وہ جمع قرآن ہے اب موجودہ صورت میں جمع یہ ہے کہ اس پر عمل درآمد کرنے کی طرف خاص توجہ ہو۔ پھر حضرت ابو بکرؓ نے زکوٰۃ کا انتظام کیا۔ یہ بڑا عظیم الشان کام ہے۔ انتظام زکوٰۃ کے لئے اعلیٰ درجہ کی فرمانبرداری کی ضرورت ہے۔“

(بدر 4 جون 1908ء)

امن کا قیام

دوسری برکت خلافت کی قرآن کریم نے یہ بیان فرمائی ہے کہ خدا تعالیٰ نہ صرف اس کے ذریعہ نبی کی وفات کے بعد پیدا ہونے والے خوف کو دور کر دیتا ہے بلکہ مومنوں کی جماعت کو آئندہ پیدا ہونے والے خوفوں سے بھی محفوظ رکھتا ہے۔ اگر خلافت نہ ہو تو نبی کا مشن ناکام ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند نہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے بھی خلافت کے اس پہلو پر روشنی ڈالی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

”بڑی بڑی مشکلات آتی ہیں اور ڈرانے والی چیزیں آتی ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ ان سب خوفوں اور خطرات کو امن سے بدل دیتا ہے اور دور کر دیتا ہے۔“

(الحکم 3 مارچ 1899ء)

ان کو مشکلات بھی پیش آئیں گی لیکن اللہ تعالیٰ ان کی پناہ ہو گا۔“ (الحکم 24 جنوری 1904ء)

”ان پر خوف بھی آوے گا لیکن وہ خوف امن سے بدل جاوے گا۔“ (تفسیر سورہ نور)

”جب کسی قسم کی بدامنی پھیلے تو اللہ ان کے لئے امن کی راہیں نکال دیتا ہے۔“

(الفضل 13 نومبر 1913ء)

سیدنا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

”کیسا خوف پیدا ہوا کہ عرب مرتد ہو گئے مگر سب خوف جاتا رہا۔“ (الحکم 3 مارچ 1899ء)

وحدت قومی

تیسری برکت جو حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے بیان فرمائی وہ یہ ہے کہ خلافت قومی وحدت کا بڑا ذریعہ ہے کوئی قوم اور کوئی جماعت اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتی جب تک ایک رنگ کی اس میں وحدت نہ پائی جائے اور خلافت کے بغیر وحدت نہیں ہو سکتی اور وحدت کے بغیر ترقی نہیں ہو سکتی۔

اللہ تعالیٰ نے وحدت قومی پر بڑا زور دیا ہے چنانچہ وہ فرماتا ہے:۔

”تم سب اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑو اور پراگندہ مت ہو اور اللہ کا احسان جو اس نے تم پر کیا ہے یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ اس نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کی جس کے نتیجہ میں تم اس کے احسان سے بھائی بھائی بن گئے۔“

پھر فرمایا:۔

”تم ان لوگوں کی طرح نہ بنو جو کھلے کھلے نشانات آ چکنے کے بعد پراگندہ ہو گئے اور انہوں نے باہم اختلاف پیدا کر لیا۔ (آل عمران)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے بیعت لینے سے قبل فرمایا:۔

”موجودہ حالت میں سوچ لو کیسا وقت ہے جو ہم پر آیا ہے۔ اس وقت مردوں، عورتوں اور بچوں کے لئے ضروری ہے کہ وحدت کے نیچے ہوں۔ اس وحدت کے لئے ان بزرگوں (آپ نے بعض بزرگوں کے نام گنوائے) میں سے کسی کی بیعت کر لو۔ میں

تمہارے ساتھ ہوں۔" (بدر 4 جون 1908ء)

خلافت کے خلاف ریشہ دوانیاں کرنے والوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"تم شکر کرو کہ ایک شخص کے ذریعہ تمہاری جماعت کا شیرازہ قائم ہے اتفاق بڑی نعمت ہے اور یہ مشکل سے حاصل ہوتا ہے۔ یہ خدا کا فضل ہے کہ تم کو ایسا شخص دے دیا جو شیرازہ وحدت قائم رکھے جاتا ہے وہ نہ تو نوجوان ہے اور نہ اس کے علوم میں اتنی وسعت جتنی اس زمانہ میں ہونی چاہئے لیکن خدا نے تو موسیٰ کے عصا سے جو بے جان لکڑی تھی اتنا بڑا کام لے لیا تھا کہ فرعونیت کا قلع قمع ہو گیا اور میں تو اللہ کے فضل سے انسان ہوں پس کیا عجب کہ خدا مجھ سے یہ کام لے لے۔ تم اختلاف اور تفرقہ اندازی سے بچو۔ نکتہ چینی میں حد سے بڑھ جانا بڑا خطرناک ہے۔ اللہ سے ڈرو۔ اللہ کی توفیق سے سب کچھ ہوگا۔"

(بدر 24/ اگست 1911ء)

"تم ادب سیکھو کیونکہ یہی تمہارے لئے بابرکت راہ ہے۔ تم اس حبل اللہ کو آپ مضبوط پکڑ لو۔ یہ بھی خدا ہی کی رسی ہے جس نے تمہارے متفرق اجزاء کو اکٹھا کر دیا ہے۔ پس اسے مضبوط پکڑے رکھو۔"

(بدر یکم فروری 1912ء)

ایک اور موقع پر فرمایا:۔

"تم کو بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمارے بادشاہ حضرت مسیح موعود کے ذریعہ …… ایک کیا۔ پھر اس کے مرنے کے بعد میرے ہاتھ پر تم کو تفرقہ سے بچایا۔ اس نعمت کی قدر کرو اور نکمی بحثوں میں مت پڑو۔" (بدر 4 جولائی 1912ء)

قوت و طاقت

چوتھی برکت خلافت کی یہ ہے کہ اس کے ذریعہ قومی طاقت یکجا ہو جاتی ہے اس کی انرجی منتشر ہونے سے محفوظ رہتی ہے اور تھوڑی سی طاقت سے بہت سے کام نکل آتے ہیں کیونکہ طاقت کا کوئی حصہ ضائع نہیں ہوتا۔ اگر خلافت نہ ہوتی تو بعض کاموں پر زیادہ طاقت خرچ ہو جاتی اور بعض کام توجہ کے بغیر رہ جاتے۔ پس خلافت کے ذریعہ قوم ترقی کی راہوں پر گامزن ہو جاتی ہے اور ناکامی اور نامرادی سے محفوظ رہتی ہے۔ دین حق کی ترقی اور عروج کا دور دراصل وہی تھا جب ان کی زندگی پر اجتماع اور ائتلاف کی رحمت طاری تھی اور جب اجتماع اور ائتلاف کی جگہ تشتت اور افتراق نے لی تو دینی نظام درہم برہم ہو گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول ایک موقع پر "خلفاء خدا ہی بناتا ہے" کا نکتہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"جناب الٰہی کا انتخاب بھی ایک انسان ہی ہوتا ہے۔ اس کو کوئی ناکامی پیش نہیں آتی۔ وہ جدھر منہ اٹھاتا ہے ادھر ہی اس کے واسطے کامیابی کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور وہ فضل، شفا، نور اور رحمت کہلاتا ہے۔" (الحکم 10 فروری 1901ء)

خلافت کے خلاف ریشہ دوانیاں کرنے والوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"تم کان کھول کر سنو۔ اگر اب اس معاہدہ (بیعت خلافت) کے خلاف کرو گے تو اعقبھم …… کا مصداق بنو گے …… تم معاہدہ کا حق پورا کرو پھر دیکھو کس قدر ترقی کرتے ہو اور کیسے کامیاب ہوتے ہو۔"

(بدر 21/ اکتوبر 1909ء)

پودے سے درخت

خلافت کی پانچویں برکت یہ ہے کہ انبیاء بشر ہونے کی وجہ سے بہر حال موت اور فنا سے محفوظ نہیں ہوتے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے ماتحت ایک عرصہ زندہ رہ کر دنیا میں اپنے مشن کے قیام کے سلسلہ میں ابتدائی کام کرتے ہیں اور پھر اپنے مولا کے حضور حاضر ہو جاتے ہیں۔ اگر ان کے مشن کو جاری رکھنے کا کوئی انتظام نہ ہو تو پھر ان کی لائی ہوئی تعلیم کی اشاعت تھوڑے ہی عرصہ بعد رک جائے گی اور یہ امر خدا تعالیٰ کو پسند نہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے نبوت کی روحانی روشنی کو دور تک پہنچانے اور دیر تک قائم رکھنے کے لئے خلافت کو قائم کیا ہے۔ انبیاء تخم ریزی کرتے ہیں اور خلفاء اسی تخم کی نگہداشت اور آبیاری کرتے ہیں اس لئے وہ تخم پودا بنتا ہے پھر درخت بنتا ہے اور پھر اس کی شاخیں دور دور تک پھیل جاتی ہیں۔ خلافت ایک ریفلیکٹر ہے جو نور نبوت کو دور دور تک پھیلا دیتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے ایک موقع پر "قدرت ثانیہ سے کیا مراد ہے؟" کا جواب دیتے ہوئے اس نکتہ کی طرف اشارہ فرمایا تھا۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"جب کسی قوم کا مورث اول اپنا کام پورا کرتا ہے تو اس کے کام کے سرانجام دینے کے واسطے قدرت کا ہاتھ نمودار ہوتا ہے جیسا کہ قرآن شریف میں آیا ہے الیوم اکملت (-) اس کا ظہور رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں ہو گیا مگر آپؐ کے بعد آپؐ کے خلفاء تو اب مجددین کے وقت میں بھی ہوتا رہا۔ وہ سب قدرت ثانیہ تھے۔ قدرت ثانیہ کی حد بندی نہیں ہو سکتی۔ جب کوئی قوم کسی قدر کمزور ہو جاتی ہے تب بھی اللہ تعالیٰ اپنی مصلحت سے اس کی طاقت کو پورا کرنے کے واسطے قدرت ثانیہ بھیجتا رہتا ہے۔"

(بدر 22 مئی 1913ء)

عظمت و شان خلافت

حضرت مصلح موعود کے دو رویا

☆12 ستمبر 37ء کو فرمایا: گزشتہ اتوار کی رات میں نے ایک عجیب رویا دیکھا کہ ایک بڑا جلسہ گاہ ہے مگر اس رنگ کا نہیں جیسا کہ ہمارا جلسہ گاہ ہوا کرتا ہے بلکہ جیسا کہ تاریخوں میں ہم پڑھتے ہیں کہ روم میں بڑے بڑے قومی اجتماعوں کے لئے ایمفی تھیٹر بنائے جایا کرتے تھے اس رنگ کا وہ جلسہ گاہ ہے یعنی جو خطیب ہے اس کے سامنے مربع یا مستطیل شکل میں جلسہ گاہ نہیں بلکہ ہلالی رنگ میں ہے جس طرح گھوڑے کا نعل بیچ میں سے خالی ہوتا اور قریباً نصف دائرہ یا اس سے کچھ زیادہ بنتا ہے اسی طرح ایک وسیع میدان میں جو نصف میل یا میل کے قریب ہے اسی طرح بنچ لگے ہوئے ہیں جس طرح پہلے دن کا چاند ہوتا ہے ایک گول دائرہ ہے جو دور فاصلہ سے شروع ہو کر دونوں کناروں سے آگے بڑھنا شروع ہوتا ہے اور جس طرح چاند کی ایک طرف خالی نظر آتی ہے اسی طرح ایک طرف اس دائرہ کی خالی ہے اور وہاں لیکچرار یا خطیب کی جگہ خالی ہے اس وسیع میدان میں کہ لوگوں کی شکلیں بھی اچھی طرح پہچانی نہیں جا سکتیں بہت سے لوگ لیکچر سننے کے لئے بیٹھے ہیں اور جو درمیانی جگہ خطیب کی ہے جہاں چاند کے دونوں کونے ایک دوسرے کے قریب ہو جاتے ہیں وہاں میں کھڑا ہوں اور اس وسیع مجمع کے سامنے ایک تقریر کر رہا ہوں وہ تقریر الوہیت، نبوت اور خلافت کے متعلق اور اس کے باہمی تعلقات کی نسبت ہے گو یوں بھی میری آواز خدا تعالیٰ کے فضل سے جب صحت ہو تو بہت بلند ہوتی ہے اور دور دور سنائی دیتی ہے لیکن وہ دائرہ اتنا وسیع ہے کہ میں سمجھتا ہوں مجھ سے دگنی آواز والا شخص بھی اپنی آواز ان لوگوں تک نہیں پہنچا سکتا مگر رویا میں میری آواز اتنی بلند ہو جاتی ہے کہ میں محسوس کرتا ہوں کہ اس وسیع دائرہ کے تمام سروں تک میری آواز پہنچ رہی ہے اس ضمن میں مختلف آیات قرآنیہ سے اپنے مضمون کو واضح کرتا ہوں اور بعض دفعہ تقریر کرتے کرتے میری آواز اتنی بلند ہو جاتی ہے کہ یوں معلوم ہوتا ہے وہ دنیا کے سروں تک پہنچ رہی ہے جب میں اپنی تقریر کے آخری حصہ تک پہنچتا ہوں تو اس وقت میری حالت اس قسم کی ہو جاتی ہے جس طرح کوئی شخص جذب کی حالت میں آ جاتا ہے میں نے اس وقت الوہیت، نبوت اور خلافت کے متعلق ایک مثال بیان کر کے اپنے لیکچر کو ختم کیا۔ اور اس وقت میری آواز میں ایسا جلال پیدا ہو گیا کہ اس کے اثر سے میری آنکھ کھل گئی ہے مجھے صرف وہ مثال ہی یاد رہ گئی ہے باقی مضمون بھول گیا ہے وہ مثال میں نے رویا میں یہ دی تھی کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے انبیاء اور اس کے خلفاء کے تعلق کی مثال چوکھٹے میں لگے ہوئے آئینہ کی ہوتی ہے آئینہ کا کام تو درحقیقت درمیانی شیشہ دیتا ہے مگر اس شیشہ کے ساتھ کچھ اور چیزیں بھی لگی ہوئی ہوتی ہیں جیسے آئینہ کے پیچھے قلعی ہوتی ہے اور اس کے اردگرد چوکھٹا ہوتا ہے لیکن دراصل جو چیز ہماری شکل ہمیں دکھاتی ہے اور جو چیز ہمارے عیب اور صواب کے متعلق ہماری راہ نمائی کرتی ہے وہ آئینہ ہی ہے نہ وہ قلعی جو اس کے پیچھے لگی ہوئی ہوتی ہے وہ اپنی ذات میں شکل دکھا سکتی ہے اور نہ وہ چوکھٹا جو اس کے اردگرد لگا ہوا ہے وہ ہمارے عیب اور صواب کے متعلق ہمیں کوئی ہدایت دے سکتا ہے لیکن آئینہ بھی عیب اور صواب ہمیں تبھی بتاتا ہے جب اس کے پیچھے قلعی کھڑی ہو اور وہ محفوظ بھی اس وقت تک رہتا ہے جب تک وہ چوکھٹے میں لگا رہتا ہے چنانچہ چوکھٹوں میں لگے ہوئے آئینے لوگ اپنی میزوں پر رکھ لیتے ہیں۔ اپنی دیواروں پر لٹکا لیتے ہیں اور اس طرح وہ ٹوٹنے سے محفوظ رہتے ہیں مگر جب ہم اس کے چوکھٹے کو اتار دیں اور اس کی قلعی کو کھرچ دیں تو آئینہ بلحاظ روشنی کے تو آئینہ ہی رہتا ہے مگر پھر وہ ہماری شکل ہمیں نہیں دکھاتا اور اگر دکھاتا ہے تو نہایت دھندلی سی جیسے مثلاً (یہ مثال میں نے رویا میں نہیں دی صرف سمجھانے کے لئے بیان کر رہا ہوں) دروازوں میں وہی شیشے لگے ہوئے ہوتے ہیں کھڑکیوں میں بھی وہی شیشے لگے ہوئے ہوتے ہیں جو آئینوں میں ہوتے ہیں مگر ان میں سے شکل نظر نہیں آ سکتی کیونکہ ان کے پیچھے قلعی نہیں لگی ہوتی اسی طرح جن شیشوں کے چوکھٹے اتر جاتے ہیں رویا میں ہی میں کہتا ہوں کہ ان شیشوں کا محفوظ رکھنا مشکل ہوتا ہے اور وہ ٹوٹ جاتے ہیں تو آئینہ اپنے اندرونی جوہر ظاہر کرنے کے لئے ایک ایسی چیز کے آگے کھڑا ہوتا ہے جو اپنی ذات میں تو چہرہ دکھانے والی نہیں مگر جب وہ آئینہ سے مل جاتی ہے تو آئینہ میں شکل نظر آنے لگ جاتی ہے اور وہ قلعی ہے اسی طرح اس کا چوکھٹا اسے محفوظ رکھتا ہے تو میں رویا میں یہ مثال دے کر کہتا ہوں کہ دیکھو اللہ تعالیٰ کی مثال ایک آئینہ کی سی ہے اور انسان کی پیدائش کا اصل مقصد اس کو حاصل کرنا ہے وہی ہے جو ہمیں علم دیتا ہے وہی ہے لیکن وہ اپنی قدیم سنت کے مطابق اس وقت تک دنیا کو عیب اور صواب سے آگاہی نہیں بخشتا جب تک اس کے پیچھے قلعی نہیں کھڑی کی جاتی جو نبوت کی قلعی ہے یعنی وہ ہمیشہ اپنے وجود کو نبیوں کے ہاتھ سے پیش کرواتا ہے جب نبی اپنے ہاتھ میں لے کر خدا تعالیٰ کے وجود کو پیش کرتا ہے تبھی دنیا اس کو دیکھ سکتی ہے ورنہ نبوت کے بغیر خدا تعالیٰ کی ہستی اتنی مخفی اور اتنی وراء الوریٰ ہوتی ہے کہ انسان صحیح اور یقینی طور پر اس کا اندازہ ہی نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ آسمانوں میں بھی ہے اللہ تعالیٰ زمینوں میں بھی ہے اللہ تعالیٰ دریاؤں میں بھی ہے اللہ تعالیٰ پہاڑوں میں بھی ہے اللہ تعالیٰ سمندروں میں بھی ہے اللہ تعالیٰ خشکیوں میں بھی ہے غرض ہر ایک ذرہ ذرہ سے اس کا جلال ظاہر ہو رہا ہے مگر باوجود اس کے کہ دنیا کے ذرہ ذرہ میں اس کا جلال پایا جاتا ہے بغیر انبیاء کے دنیا نے کب اس کو دیکھا انبیاء ہی ہیں جو خدا تعالیٰ کا وجود دنیا پر ظاہر کرتے ہیں لیکن انبیاء خدا تعالیٰ کو بناتے

(باقی صفحہ 13 پر)

نظام وصیت کا نظام خلافت سے گہرا تعلق ہے

ان دونوں کا مقصد خدا تعالیٰ اور اس کی مخلوق سے سچا رشتہ استوار کرنا ہے

محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب

نظام وصیت اور 1905ء کے سال میں باہم گہرا رشتہ اور تاریخی اتحاد ہے۔ لیکن دراصل 1905ء کی تاریخی اہمیت صرف وصیت کے باعث ہی نہیں بلکہ بہت سے دیگر اور اہم پہلو بھی ہیں۔

1905ء سے قبل ہی لیکن 1905ء کے سال میں خصوصیت سے سیدنا حضرت مسیح موعود کو اپنی وفات کے قریب ہونے کے بارہ میں الہامات کثرت سے ہو رہے تھے۔ جن سے ایک طرف حضور خود اور دوسری طرف اعزاء اور جماعت کے مخلصین سخت فکر مند تھے کہ حضور کی رحلت کے بعد جماعت کا مستقبل کیسا اور کیونکر محفوظ ہوگا۔ چنانچہ اس بارہ میں جو کچھ خدا تعالیٰ کی طرف سے آپ کی راہنمائی اور اطمینان قلبی کے سامان کئے گئے ان میں سب سے اہم، بابرکت اور مستقبل کے لحاظ سے ہر طرح کی اصلاح اور فلاح کا گویا ضامن نظام خدا تعالیٰ کی طرف سے آپ پر عیاں کیا گیا۔ جس کے تحت آپ نے ''رسالہ الوصیت'' تحریر فرمایا۔ اور اس میں الٰہی انکشافات کی روشنی میں آپ نے یہ عظیم الشان حقیقت واضح فرمائی کہ خدا تعالیٰ کے مامورین کا یہ منشاء ہوتا ہے۔ کہ ''خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اس کی تخم ریزی انہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا۔ بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقعہ دے دیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔

غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (1) اول خود (-) کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (2) دوسرے ایسے وقت میں جب (-) کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آ جاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے''

(الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 ص 304)

پھر بڑی تحدّی اور الٰہی انکشاف کے تحت فرماتے ہیں:

''سو اے عزیزو! جب کہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا وے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو۔ اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں۔ کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی۔ جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے..................''

(الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 ص 305)

پس 1905ء کا مبارک سال جہاں غم اور بھاری صدمے کے آثار لئے ہوئے تھا۔ وہاں قدرت ثانیہ کی عظیم بشارت بھی اپنے جلو میں لئے ہوئے تھا۔ ہاں وہی قدرت ثانیہ جس کا سلسلہ قیامت تک انشاء اللہ تعالیٰ منقطع نہیں ہوگا۔ اور اس بشارت ربانی کا اظہار و اعلان عام ہونے پر اب ایک صدی پوری ہونے کو ہے۔ اور قدرت ثانیہ کے پانچویں مظہر بفضلہٖ تعالیٰ اس وقت عالمگیر جماعت احمدیہ کی سرپرستی اور راہنمائی فرما رہے ہیں۔ اور دعا کرنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ کی قدرت ثانیہ کے اس پانچویں مظہر کے مبارک عہد میں پوری صدی کے بعد آنے والا سال 2005ء نئی بشارتوں، عالمگیر فتوحات اور اعجازی قدرتوں والا سال ثابت ہو۔ آمین

پس دعاؤں کے ایک لمبے دور میں سے گزر کر اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کی بے مثل بجا آوری کے بعد الہامات الٰہیہ کی روشنی میں آپ نے یہ عظیم الشان پیش خبری تحریر فرمائی کہ قدرت اولیٰ کے بعد خدا تعالیٰ قدرت ثانیہ کا اجراء فرمائے گا۔ جو قیامت تک تمہارے ساتھ رہے گی انشاء اللہ تعالیٰ۔ بفضل خدا تعالیٰ۔

1905ء کے سال کا دوسرا تاریخی پہلو اجمالاً سیدنا حضرت مسیح موعود کے قلم مبارک سے ''رسالہ الوصیت'' میں یہ ریکارڈ ہے کہ اس سال میں سیدنا حضرت مسیح موعود کے نہایت فدائی، مقرب و جاں نثار خادم وفات پا گئے یعنی کہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کی اندوہناک وفات 11/اکتوبر 1905ء کو ہوئی۔ بہشتی مقبرہ قادیان میں آپ کی قبر سب سے پہلی قبر ہے۔ آپ کی قبر پر سیدنا حضرت مسیح موعود کی ایک فارسی زبان میں نظم کتبہ پر درج ہے۔ جو کندہ کروا کے لگائی گئی۔ اس فارسی نظم کے چند اشعار کا ترجمہ ذیل میں ملاحظہ ہو:

مولوی عبدالکریم مرحوم کی خوبیاں کس طرح بیان کی جائیں وہ عبدالکریم جس نے دین کے راستہ میں شجاعت اور بہادری کے ساتھ لڑتے ہوئے جان دی ہے وہ دین کا ایک زبردست پہلوان تھا۔ جس کا نام خود خدا نے اپنے ایک الہام میں...... کالیڈر رکھا ہے وہ حق کے اسرار کا راز دار تھا۔ اور دینی معارف کا خزانہ تھا اگرچہ اس آسمان کے نیچے بڑے بڑے نیک لوگ پیدا ہوئے ہیں۔ مگر اس آب و تاب کا موتی کم دیکھنے میں آیا ہے۔ اس قسم کے یک رنگ دوست کی جدائی سے دل میں درد اٹھتا ہے لیکن ہم اپنے خدا کے فعل پر ہر حال میں راضی و شاکر ہیں۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی وفات کا صدمہ ابھی تازہ ہی تھا کہ 3 دسمبر 1905ء کو جماعت کے ایک اور بزرگ اور حضرت مسیح موعود کے نہایت دیرینہ خادم اور صوفیانہ طبیعت رکھنے والے حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی وفات پا گئے۔ آپ کو سیدنا حضرت مسیح موعود سے پہلی ملاقات کا شرف ہوشیار پور میں حاصل ہوا جبکہ حضور چلہ کشی کے پروگرام سے ہوشیار پور تشریف لے گئے ہوئے تھے۔ حضرت مولوی برہان الدین صاحب کہلاتے جہلمی تھے۔ لیکن آپ کا پیدائشی وطن کھاریاں (ضلع گجرات) کے قریب ایک گاؤں تھا جس کا نام ''بوریانوالی'' ہے۔ بعد میں جہلم منتقل ہوئے اور وہیں وفات پائی۔ اس لئے جہلمی کہلاتے تھے۔

ان دونوں بزرگوں کی وفات سے جماعت میں بڑا خلا محسوس ہونے لگا اور الہامی زبان میں یہ دو بڑے شہتیر تھے جو ٹوٹ گئے اور ان کی وفات سے تھوڑا عرصہ قبل سیدنا حضرت مسیح موعود کو الہام بھی ہوا تھا۔ ''دو شہتیر ٹوٹ گئے..........'' ان دونوں بزرگوں کی وفات سے دو طرح کا خلا پیدا ہوا:-

(الف) علمی میدان میں دونوں بزرگوں کی بڑی اہمیت تھی اور دینی علم کے میدان میں بلند مقام رکھتے تھے۔

(ب) باعمل برگزیدہ اور خدا تعالیٰ سے خاص تعلق اور قرب کا مقام رکھنے والے وجود تھے اور ان کی وفات سے جماعت میں بزرگوں کا گویا خلا پیدا ہوا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود نے بڑی دعاؤں کے بعد جماعت میں ذی علم وجودوں کی فراہمی کے لئے مدرسہ احمدیہ کی بنیاد رکھنے کا اعلان دسمبر 1905ء کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر فرمایا۔ اس مدرسہ کے ذریعہ دینی علم رکھنے والے، قرآن و حدیث کے علم میں نمایاں اور امتیازی مقام رکھنے والے علماء کی تیاری کا منصوبہ تھا۔

نیز اعلیٰ علم کے ساتھ ساتھ روحانی اعتبار سے بھی ماحول میں امتیازی رنگ رکھنے والے مخلصین کی تیاری مقصود تھی۔ ان دونوں علمی اور عملی فضیلتوں کے حصول کی خاطر احباب جماعت کے لئے دو نظام جاری فرمائے۔ ایک مدرسہ احمدیہ کا نظام اور دوسرا وصیت کا نظام قائم فرمایا۔ تا کہ جماعت کی مستقبل میں سامنے آنے والی بھاری ذمہ داریوں اور ضرورتوں کے لئے دونوں پلڑے برابر ترقی پذیر رہیں۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود وصیت کے نظام کے تحت فراہم ہونے والے اموال کے مصرف پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:

''یہ مالی آمدنی ایک بادیانت اور اہل علم انجمن کے سپرد رہے گی اور وہ باہمی مشورہ سے ترقی (-) اور اشاعت علم قرآن و کتب دینیہ اور اس سلسلہ کے واعظوں کے لئے حسب ہدایت مذکورہ بالا خرچ کریں گے۔ اور خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس سلسلہ کو ترقی دے گا۔ اس لئے امید کی جاتی ہے کہ اشاعت (-) کے لئے ایسے مال بھی بہت اکٹھے ہو جائیں گے اور ہر ایک امر جو مصالح اشاعت (-) میں داخل ہے۔ جس کی اب تفصیل کرنا قبل از وقت ہے وہ تمام امور ان اموال سے انجام پذیر ہوں گے''

(الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 ص 319)

پس 1905ء کا تاریخی سال اپنے جلو میں دو خاص مقاصد کو لئے ہوئے تھا۔ اول ذی علم و معرفت علماء کی تیاری جس کے لئے مدرسہ احمدیہ کی بنیاد رکھنے کا فیصلہ فرمایا۔ اور دوسرے یہ کہ روحانی اعتبار سے بزرگ وجودوں کی تیاری و فراہمی اور اس کے لئے وصیت کا نظام جاری فرمایا اور ایسی شرائط معین کر دیں کہ دینی اور روحانی اعتبار سے مخلص، باعمل افراد کی تیاری کا عظیم مقصد پورا ہوتا رہے اور عمومی نصائح و ہدایات کے علاوہ نظام وصیت میں تیسری شرط یہ رکھی کہ وصیت کے تحت ضروری ہوگا کہ:

''اس قبرستان میں دفن ہونے والا متقی ہو اور محرمات سے پرہیز کرتا اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو۔ سچا اور صاف (-) ہو۔

(الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 ص 320)

اس شرط کی اہمیت کو خوب واضح کرنے اور دینی عملی تقاضوں کو خاص وزن دینے کے لئے مزید ایک شرط بیان فرما دی تا کہ کسی شخص کے ذہن میں یہ ہلکا سا تصور بھی نہ آنے پائے کہ وصیت کا منصوبہ کسی دنیوی مقصد اور حصول زر کے لئے جاری کیا گیا ہے۔ بلکہ اس کی اصل روح اور بنیادی مقصد محض تقویٰ شعار گروہ کی تیاری اور ترقی اصل مقصد ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔

''ہر ایک صالح جو اس کی کوئی بھی جائیداد نہیں اور کوئی مالی خدمت نہیں کر سکتا۔ اگر یہ ثابت ہو کہ وہ دین کے لئے اپنی زندگی وقف رکھتا تھا۔ اور صالح تھا تو وہ اس قبرستان میں دفن ہو سکتا ہے''

(الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 ص 320)

پس وصیت کی سب سے مقدم روح جماعت کے اندر باعمل، تقویٰ شعار اور للّٰہی زندگی گزارنے والے افراد کی افزائش ہے۔ اور اس کے لئے آئیڈیل مثال حضرت مولوی عبدالکریم اور حضرت مولوی برہان الدین کی، جماعت میں محفوظ ہے۔ ان کے نقش قدم پر چل کر ایک موصی اپنی وصیت کو حقیقی رنگ دے سکتا ہے۔ اور اس طرح 1905ء کا سال تین نئے نظام لایا۔ اول: قدرت ثانیہ کا نظام، دوم: سلسلہ میں ذی علم کھیپ کی تیاری کے لئے مدرسہ احمدیہ کا نظام، سوئم: علمی شخصیتوں کو اعلیٰ عملی قدروں کی بلندی کی طرف لے جانے والا وصیت کا نظام۔ گویا نور علیٰ نور کی روح کو تابندہ کرنے والا یہ نظام اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا:

نظام وصیت میں شمولیت کی جو شرائط دینی اور تقویٰ و تعلق باللہ کی اوپر بیان کی گئی ہیں۔ ان کا ظاہری دائرہ تعلق باللہ ہی ہے۔ لیکن یہ ممکن نہیں ہوا کرتا۔ کہ ایک شخص خدا تعالیٰ سے تو قربت کا دعویٰ اور تعلق رکھتا ہو۔ لیکن خدا تعالیٰ کی مخلوق سے دور، بے تعلق اور حقوق العباد سے غافل ہو۔ بلکہ اللہ تعالیٰ ایسے وجودوں کے فیض کے چشمے کئی رنگ اور کئی طریقوں سے جاری فرما دیا کرتا ہے تا کہ ایک طرف اگر ان خدا کے فدائی اور عاجز بندوں کی محبت خدا تعالیٰ سے ظاہر ہو۔ تو اسی خدا کی مخلوق کی خدمت بھی خدا تعالیٰ سے ان کی محبت کا منہ بولتا ثبوت ٹھہرے۔ اور خدا کی مخلوق ان کے فیض سے فیضیاب ہو۔ پس نظام وصیت کے تحت ایک طرف موصی کا اٹوٹ رشتہ اپنے خالق و مالک خداوند سے ہے۔ تو دوسری طرف خدا تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت، بھلائی، اور بہبودی کے لئے وہ اپنے عزیز مال اور جائیداد کو پیش کرتے ہیں اور اس کے دو نتیجے سامنے آتے ہیں۔ اول مخلوق خدا کی خدمت اور دوسرے مال کو قربان کر کے خدا تعالیٰ کی محبت کو ترجیح دینے کا کردار۔ کیونکہ جس قدر انسان دنیا میں خدا تعالیٰ سے دور ہٹتے ہیں وہ مال ہی کی اندھی محبت کے مارے ہوئے ہوتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کے قائم فرمودہ نظام وصیت میں ایک طرف موصی تقویٰ اور تعلق باللہ کو مقدم ٹھہراتا ہے اور دوسری جانب خدا تعالیٰ کی محبت سے دور لے جانے والے مال کو ٹھکراتا ہے۔ اور نہ صرف اپنی زندگی میں بلکہ بعد وفات بھی مالی قربانی کا جذبہ اس کا ٹھنڈا نہیں پڑتا۔ اور ترکہ میں سے بھی اپنی مالی قربانی کی وصیت کرتا ہے اور اپنے ورثاء کو یہ سبق بھی عملاً دے جاتا ہے۔ کہ وہی مال مفید اور بابرکت ہوتا ہے جو خدا کی محبت میں اس کی مخلوق کی بھلائی کے لئے خرچ ہو۔ اور نہ صرف زندگی میں بلکہ بعد وفات بھی قربانی کا عمل جاری رہے۔ پس 1905ء کے سال کا ایک نظام مالی قربانی کا ہے تا کہ دنیا کی اور خصوصیت سے مال کی محبت کو موصی پوری طرح تیاگ دے۔ جس کا ایک طریق یہ ہے کہ زندگی بھر اپنی آمدن کا ایک مخصوص حصہ باقاعدگی سے جماعتی نظام کو پیش کرتا رہے۔ اور بعد وفات اپنے ترکہ میں سے بھی حسب شرح وصیت اس کی مالی قربانی کا فیض فوراً بند نہ ہو جائے۔

وصیت کے مالی نظام کو جاری ہونے پر اب صدی پوری ہونے والی ہے موصیوں کی تعداد مسلسل ایک صدی سے بڑھتی چلی آ رہی ہے اور دنیا کے گوشے گوشے میں ایسے فدائیت کے پیکر موصی موجود ہیں جو ایک طرف نظام وصیت کے دینی اور مالی پہلوؤں پر عمل کرنے والے ہیں تو دوسری اپنی قربانیوں سے مخلوق خدا کی خدمت و محبت کا حق ادا کر رہے ہیں۔ اور ہر روز ان کی تعداد اور قربانی میں اضافہ پہ اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ اور انسانی تاریخ میں کوئی ایسی مثال نہیں کہ کبھی خدا کی رضا کے حصول کے لئے ایک طرف عملی کردار کو خالصتہً دینی رنگ میں رنگین کیا گیا ہو اور اس کے ساتھ ساتھ مالی قربانی اتنے تسلسل اور اتنی باقاعدگی سے اور ہر روز اس میں اضافہ کی روح کو تابندہ رکھا گیا ہو۔ ایک صدی پوری ہو رہی ہے اور نظام وصیت کے یہ دونوں پہلو ہر آن ترقی اور استحکام سے مزین ہیں۔ پس 1905ء کے سال کا یہ چوتھا مبارک نظام ہے۔

1905ء کے سال میں ایک اور بابرکت نظام بھی ایک عدیم المثال نظام ہے۔ جس کو سیدنا حضرت مسیح موعود نے خدا تعالیٰ کی طرف سے بار بار کی رویا، کشوف اور الہامات وراہنمائی کے بعد جاری فرمایا اور وہ بہشتی مقبرہ کا قیام ہے۔ اس بارے میں حضور تحریر فرماتے ہیں:

''مجھے ایک جگہ دکھلا دی گئی کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہو گی ایک فرشتہ میں نے دیکھا کہ وہ زمین کو ناپ رہا ہے۔ تب ایک مقام پر اس نے پہنچ کر مجھے کہا کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہے۔ پھر ایک جگہ مجھے ایک قبر دکھلائی گئی کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی اور اس کی تمام مٹی چاندی کی تھی۔ تب مجھے کہا گیا کہ یہ تیری قبر ہے اور ایک جگہ مجھے دکھائی گئی۔ اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا اور ظاہر کیا گیا کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں۔ تب سے ہمیشہ مجھے یہ فکر رہی کہ جماعت کے لئے ایک قطعہ زمین قبرستان کی غرض سے خریدا جائے.......... اب اخویم مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی وفات کے بعد جب کہ میری وفات کی نسبت بھی متواتر وحی الٰہی ہوئی میں نے مناسب سمجھا کہ قبرستان کا جلدی انتظام کیا جائے۔ اس لئے میں نے اپنی ملکیت کی زمین جو ہمارے باغ کے قریب ہے۔ جس کی قیمت ہزار روپے سے کم نہیں اس کام کے لئے تجویز کی.................''

(الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 ص 316)

اس طرح بہشتی مقبرہ کا قیام عمل میں آیا۔ تا کہ خدا تعالیٰ کے وہ عاجز اور فرمانبردار بندے جنہوں نے خدا کی محبت کو مقدم رکھا اور زندگی بھر وفاداری کا عمدہ نمونہ قائم کیا۔ اور خدا کی مخلوق کی بھلائی اور خدمت کے لئے مال کی قربانی تادم واپسیں پیش کرتے رہے۔ وہ بعد از وفات:

(الف) ایسی جگہ دفن ہوں جو الٰہی بشارتوں کی مورد و مصداق ہو۔

(ب) ایسے مخلصین ایک ہی جگہ دفن ہوں۔ جس طرح دنیا میں ایک خاص طبقہ کے وہ افراد تھے۔ بعد وفات بھی اسی طبقہ میں مجتمع ہوں۔

(ج) تا کہ ان کی قربانیوں اور عمدہ نمونہ سے بعد والی نسلیں یکجائی طور پر انہیں پائیں۔ تو سبق حاصل کریں۔

(د) تا کہ دنیا بھر سے زیارت مرکز کے لئے آنے والے مخلصین جب انہیں ایک ہی جگہ پائیں۔ تو بے اختیار ان سب کے لئے دعائیں کرے۔

(ھ) جب دنیا کے گوشہ گوشہ سے آنے والے مخلصین اپنے پیشرو فدائیان سلسلہ کے لئے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائینگے۔ بلاشبہ رحیم و کریم خدا دعا کے لئے اتنے اٹھنے والے ہاتھوں کی ضرور لاج رکھے گا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

'' واضح ہو کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں، تا آئندہ کی نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں۔ اور تا ان کے کارنامے یعنی جو خدا کے لئے انہوں نے دینی کام کئے۔ ہمیشہ کے لئے قوم پر ظاہر ہوں''

(الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 ص 321)

پس یہ دنیا بھر میں منفرد نظام ہے۔ جس کے تحت زندگی بھر وفا اور جاں نثاری کی ڈگر پر رواں رہنے والے خوش نصیب بعد وفات بھی اکٹھے اور یکجا ہوں گے اور دنیا بھر سے آنے والوں کی محبت بھری دعاؤں کی ٹھنڈی ہوائیں انہیں پہنچتی رہیں گی اور وہ بعد وفات بھی ایک عمدہ نمونہ اور مخلصانہ اسوہ کا ذریعہ بنے رہینگے۔

یہاں اس شبہ کا ازالہ بھی سیدنا حضرت مسیح موعود کے الفاظ میں کر دینا مناسب ہو گا کہ تا کسی کو غلط فہمی نہ رہے۔ حضور فرماتے ہیں:

''کوئی نادان اس قبرستان اور اس کے انتظام کو بدعت میں داخل نہ سمجھے کیونکہ یہ انتظام حسب وحی الٰہی ہے اور انسان کا اس میں دخل نہیں اور کوئی یہ خیال نہ کرے کہ صرف اس قبرستان میں داخل ہونے سے کوئی بہشتی کیونکر ہو سکتا ہے کیونکہ یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ زمین کسی کو بہشتی کر دے گی بلکہ خدا کے کلام کا یہ مطلب ہے کہ صرف بہشتی ہی اس میں دفن کیا جائے گا''۔

(الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 ص 321)

اور اس امر میں ہرگز کوئی شبہ نہیں رہ جاتا۔ کہ ایسے خوش قسمت بندے بلاشبہ خدا کی بخشش اور رحمت کے ٹھنڈے سایوں کے نیچے ہوں گے جن کے لئے خدا کے پیارے مسیح موعود نے دعائیں کی ہیں۔ ذیل میں صرف ایک اقتباس دعائیہ ملاحظہ ہو:

''میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنا دے اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خوابگاہ ہو۔ جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا۔ اور دنیا کی محبت چھوڑ دی اور خدا کے لئے ہو گئے اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی اور.......................وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا۔ آمین یا رب العالمین''

(الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 ص 316)

پس یہ مبارک نظام ہیں۔ جن کی آج سے ٹھیک ایک صدی قبل 1905ء میں سیدنا حضرت مسیح موعود نے اللہ تعالیٰ کی راہنمائی اور اسی کی منشاء مبارک کے تحت بنیاد رکھی۔ اللہ کرے کہ ان مبارک نظاموں کے ثمرات اور سائے دنیا بھر کو اپنی لپیٹ میں لے لیں آمین۔

خلافت اک مقدس سائباں ہے

کئے پورے خدا نے عہد سارے　　کرم سے بھر دیئے دامن ہمارے
لڑی میں اس طرح ہم کو پرویا　　کہ ہم تسبیح کے دانے ہیں سارے
امام اپنا امیر کارواں ہے
خلافت اک مقدس سائباں ہے

ہمارا کام ہے ہر پل اطاعت　　اطاعت ہی سے قائم ہے یہ وحدت
نہیں خطرہ کوئی اب مفسدوں سے　　بفضل رب ہوئی بالغ جماعت
مقدر اس کا عمرِ جاوداں ہے
خلافت اک مقدس سائباں ہے

نئے جلوے دکھاتی ہے خلافت　　وفا کو آزماتی ہے خلافت
دلوں کے روگ میں اکسیر ہے یہ　　وساوس سب مٹاتی ہے خلافت
دلائل کی یہ اک تیغِ رواں ہے
خلافت اک مقدس سائباں ہے

یہ رچ جاتی ہے دل کے ولولوں میں　　نیا اک سلسلہ ہے سلسلوں میں
کوئی اک گھونٹ بھی گر اس کا چکھ لے　　اتر جاتی ہے ٹھنڈک سی دلوں میں
یہ زم زم ہے علاج تشنگاں ہے
خلافت اک مقدس سائباں ہے

ہم اپنے آپ کو اتنا سنواریں　　فرشتے پیار سے ہم کو پکاریں
خدا کا فضل ہم پر ہر گھڑی ہو　　ہمارے گھر رہیں دائم بہاریں
وہ تڑپیں جن کے گھر فصلِ خزاں ہے
خلافت اک مقدس سائباں ہے

خدا کی قدرتِ ثانی خلافت　　نئے اک دور کی بانی خلافت
یہ منہاج نبوت پر ہے قائم　　اور اب آ کر نہیں جانی خلافت
یہ لعلِ بے بہا ، جنسِ گراں ہے
خلافت اک مقدس سائباں ہے

ارشاد عرشی ملک

خلافت اور حکومت

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

خلیفہ اپنے پیش رو کے کام کی نگرانی کے لئے ہوتا ہے۔ ..... مسیح موعود جس کے ذریعہ ..... جمالی ظہور ہوا صرف دینی بادشاہ تھا اس لئے اس کے خلفاء بھی اسی طرز کے ہوں گے۔

(کون ہے جو خدا کے کام روک سکے۔ انوار العلوم جلد 2 ص 13)

چونکہ حضرت مسیح موعود کو خدا تعالیٰ نے صرف روحانی خلافت دے کر بھیجا تھا اس لئے آئندہ جہاں تک ہو سکے آپ کی خلافت اس وقت بھی جبکہ بادشاہتیں اس مذہب میں داخل ہوں گی سیاسیات سے بالا رہنا چاہتی ہے۔ وہ لیگ آف نیشنز کا اصلی کام سرانجام دے گی اور مختلف ممالک کے نمائندوں سے مل کر ملکی تعلقات کو درست رکھنے کی کوشش کرے گی اور خود مذہبی، اخلاقی، تمدنی اور علمی ترقی اور اصلاح کی طرف متوجہ رہے گی تاکہ پچھلے زمانہ کی طرح اس کی توجہ کو سیاست ہی اپنی طرف کھینچ نہ لے اور دین و اخلاق کے اہم اُمور بالکل نظر انداز نہ ہو جائیں۔

جب میں نے کہا جہاں تک ہو سکے تو میرا یہ مطلب ہے کہ اگر عارضی طور پر کسی ملک کے لوگ کسی مشکل کے رفع کرنے کے لئے استمداد کریں تو ان کے ملک کا انتظام نیابتاً خلافت روحانی کرا سکتی ہے مگر ایسے انتظام کو کم سے کم عرصہ تک محدود رکھا جانا ضروری ہوگا۔ (احمدیت۔ انوار العلوم جلد 8 ص 295)

طارق ماربل سٹور
ماربل کے خوبصورت کتبہ جات اور قبروں کے لئے تیار ماربل رعایتی قیمت پر دستیاب ہے
طالب دعا: طارق احمد
فون رہائش: 213393
یادگار چوک ربوہ موبائل: 0320-4893393

جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
شاہد اسٹیٹ ایجنسی
مین بازار نشاط کالونی لاہور کینٹ
طالب دعا شاہد مسعود
فون آفس 5745695 موبائل: 0320-4620481

چاندی میں الیس اللّٰہ کی انگوٹھیوں کی قیمتوں میں حیرت انگیز کمی
فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ فون: 04524-213158

لاہور، کراچی، ڈیفنس لاہور اور گوادر میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
عمر اسٹیٹ
Real Estate Consultants
فون 0425301549-50
موبائل: 0300-9488447
ای میل: umerestate@hotmail.com
452.G4 مین بلیوارڈ، جوہر ٹاؤن II لاہور
پروپرائیٹر: چوہدری اکبر علی

• Screen / Offset Printing • Clocks for Advertisement
• Computerized Cut Stickers • Shields & Stickers
• Crystal Coated Labels • Promotional Items
3-D HOLOGRAM STICKERS & SEALS
Aluminum Nameplates, Panels for Household Items & Agricultural Machinery etc.
Computerized Photo ID Cards
Holy Gifts in Metallic Mounts
Providing Quality Printing Services Since 1950
MULTICOLOUR INTERNATIONAL
129/C, Rehmanpura Lahore, Pakistan. Ph: 7590108
0300-8080400, email: multicolor13@yahoo.com

العطاء جیولرز
DT-145-C کری روڈ
ٹرانسفارمر چوک راولپنڈی
پروپرائیٹر۔ طاہر محمود ☎ 4844986

سرمد جیولرز
ورائٹی و اعتماد کا نام
4۔ مارکیٹ بلیدار ..... اچھرہ۔ لاہور
طالب دعا: میاں محمد اسلم میاں رضوان اسلم
فون 7567962 موبائل 7582408 موبائل: 0300-9463066

ربوہ و گرد و نواح میں مکانات، پلاٹس و زرعی اراضی کی خرید و فروخت کا مرکز
میاں اسٹیٹ ایجنسی
طالب دعا: میاں محمد کلیم ظفر
گلی نمبر 1 نزد ایجنسی صوفی کمی، ریلوے روڈ۔ ربوہ
فون آفس: 214220 فون رہائش: 213213

رحمان کون مہندی، ابٹن نور، نور بیوٹی سوپ، پرس بیگ، کاسمیٹکس
رحمان جنرل سٹور
بابر مارکیٹ، مین بازار۔ سیالکوٹ فون: 597058

احمد اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور شہر میں واقع تمام سوسائٹیوں میں پلاٹس کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
رابطہ: 30 فرسٹ فلور 2-E25 مارکیٹ واپڈا ٹاؤن لاہور
پروپرائٹر: ندیم احمد۔ موبائل: 0333-4315502
☎ 042-5188844

5114822
5118096
5156244
الفضل روم کولر اینڈ گیزرز
پرانے کولر اینڈ گیزرز کی ریپئرنگ بھی کی جاتی ہے
265-16-B-1 کالج روڈ
نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور

ڈسٹری بیوٹرز: ذائقہ بناسپتی، ذائقہ کوکنگ آئل، راجہ لانڈری سوپ
فضل عمر کمیشن شاپ
292-B سبزی منڈی آئی الیون فور۔ اسلام آباد
فون آفس: 4441767-4443973 موبائل: 0300-9547075

CHILDREN BROUGHT UP THROUGH
HOMOEOPATHIC TREATMENT ARE HEALTHY
INTELLIGENT AND STRONG
DR.MANSOOR AHMAD
D.583.FAISAL TOWN
LAHORE,PH:5161204

جنود ڈینٹل لیبارٹری
بلاک 12 سرگودھا
فل سیٹ، فکس دانت، برج، کراؤن، پورسلین ورک کیلئے
فون: 0451-713878 موبائل: 0320-5741490
Email:m.jonnud@yahoo.com

WIDE ZONE INTERNATIONAL
IMPORTER & EXPORTER OF KNITTED FABRIC-GARMENTS STITCHING UNIT
SH. MOHAMMAD NAEEM-UD-DIN
Ph: 92-041-680067, 600362 Mob: 0300-9660632
Email: armd_pak@hotmail.com
580-A GHULAM MOHAMMAD ABAD, FAISALABAD.

SHEIKH SONS
31-32 Bank Square Market Model Town, Lahore-54700, Pakistan
Tel: 042-5832127, 5832358 Fax : 042-5834907
E-mail:sheikhsons@lycos.co.uk- web site: www.sheikhsons.com
Indentors, Suppliers & Contractors
1) Gas & Steam Turbines Spares
2)Boilers
3)Speciality Chemicals for Oil & Gas and Power Industry

Importers & Exporters feel Free To Contact us
We are manufacturers of Leisure Sportswear;ie Track suits, Soccer, Golf, Base Ball, Boxing, Karate & Cricket Uniforms, Rainwear,working wear,polo shirts,Jackets, Wallets & Belts.
Remys INTERNATIONAL
Street#2Deputy Bagh Bank Road, Sialkot Pakistan
WEBSITE: ww.remysintl.com
Tel:+92-432-594642
Fax:+92-432-594822
Email:info@remysintl.com
Mobile 0333-8604684

ہر لحاظ سے قابل اعتماد مختلف رنگوں میں دستیاب
سونی سائیکل
اور دیگر سپیئر پارٹس مارکیٹ سے دستیاب ہیں
5 سال کی گارنٹی
پیارے بچوں کے لئے خوبصورت تحفہ
پاکستانی بنیے بین الاقوامی معیار کے ساتھ پاکستانی مصنوعات خریدیئے
تیار کردہ: سونی سائیکل انڈسٹریز، لاہور فون: 7232985، 7238497

کراچی اور سنگاپور کے 21-K اور 22-K کے فینسی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز AIJ
الطاف مارکیٹ۔ بازار کاٹھیاں والا سیالکوٹ فون دوکان: 594674
فون رہائش: 553733 موبائل: 0300-9610532 طالب دعا:۔ عمران مقصود

تبرکات

خلافت حقہ کی چار واضح علامات

حضرت مولانا ابوالعطاء جالندھری

خلافت قائمقامی اور جانشینی کو کہتے اور کسی کی نیابت کی شان اور مرتبہ کو سمجھنے کے لئے اس کے اصل کو جاننا ضروری ہے۔ جس کا وہ نائب اور خلیفہ ہے۔ اگرچہ لفظ خلیفہ عام ہے مگر اصطلاح میں نبی کی وفات کے بعد اس کے کام کو سنبھالنے والا خلیفہ کہلاتا ہے۔

نبی ایسے وقت میں مبعوث ہوتا ہے جب دنیا کو بہت بڑی اصلاح کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ اس وقت فتنہ وفساد کا غلبہ ہوتا ہے۔ عقائد واعمال میں خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔ نبی اس خرابی کو دور کرنے کے لئے آتا ہے۔ چونکہ اس زمانہ کے لوگ تقویٰ وصلاحیت سے دور ہوتے ہیں اس لئے نبی کے انتخاب میں انسانوں کے دخل کا یا ان کی صوابدید کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ براہ راست جس کو چاہتا ہے نبی مقرر فرماتا ہے۔ لوگ ہزار کہتے رہیں کہ یہ شخص نبی کے مقام کا اہل نہیں ان کا کہنا بیکار رہتا ہے اور ان کے ایسے اعتراض بے معنی۔ فرمایا...... من یشاء کہ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنا رسول منتخب کرتا ہے۔ انسانی آراء کا اس میں کچھ دخل نہیں ہوتا۔

نبی اپنی دعاؤں، اپنی تبلیغ اور اپنی اخلاقی قوت قدسیہ کے ذریعے اپنے مخاطب لوگوں میں سے اپنی جماعت میں شامل کرتا جاتا ہے ان کی تعلیم وتربیت کرتا ہے۔ انہیں اخلاقی پاکیزگی سے نوازتا ہے۔ گویا وہ نبی کا گلشن ہوتا ہے جس کی آبیاری ونگرانی عمر بھر کرتا ہے اور آخر کار بوقت وفات نبی اپنے ان متبعین کو اپنی امانت سپرد کر جاتا ہے۔ اور انہیں اپنا جانشین مقرر کر دیتا ہے۔ وہ نبی کے کام کو جاری رکھنے اور اسے پایہ تکمیل تک پہنچانے کے ذمہ وار ہوتے ہیں۔ وہ نبی کی تعلیم وتربیت کے ماتحت خوب جانتے ہیں کہ اس اہم ذمہ واری سے سبکدوش ہونے کے لئے اتفاق اور تنظیم بنیادی چٹان ہے۔

نبی کی تربیت سے یہ مقاصد بھی حاصل ہوتے ہیں کہ ہر کام میں جماعت کا ایک امیر ہوتا ہے اور امیر کی اطاعت نبی کی اطاعت ہوتی ہے۔ اس لئے جب نبی کی وفات کے صدمہ سے ان کے دل پگھلے جا رہے ہوتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ ذمہ واری کا ایک پہاڑ ان پر آن پڑا ہے وہ الٰہی تحریک سے فی الفور اپنے میں سے ایسے شخص کے انتخاب کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ جو ان کے نزدیک سب سے زیادہ متقی، نبی کے مقاصد کو سمجھنے والا اور پورے عزم سے ان مقاصد کو بروئے کار لانے والا ہوتا ہے۔

چونکہ نبی کی قائم کردہ روحانی جماعت خدا کی اطاعت کرنے والی جماعت ہوتی ہے اور خلافت کا مقام نبوت کے تابع ہے اس لئے خلیفہ کے تقرر میں خدا تعالیٰ کا منشاء اس طرح کام کرتا ہے کہ مومنوں کی آراء سے نازک ترین وقت میں خلیفہ کا انتخاب ہوتا ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی مرضی بھی پوری ہو جاتی ہے اور نیک انسانوں کی پسندیدگی بھی ظاہر ہو جاتی ہے گویا آیت وعد اللّٰہ...... کے مطابق خدا ہی خلیفہ مقرر کرتا ہے۔ مگر آیت قرآنی وامرھم شوریٰ بینھم کے ماتحت مومنوں کے مشورہ کی توقیر اور عزت بھی قائم کر دی جاتی ہے اور اس طرح نبوت اور خلافت کا روحانی درجہ بھی ظاہر ہو جاتا ہے۔ اور دینی صحیح جمہوریت کا نظارہ بھی نظر آ جاتا ہے۔ خلافت کا تقرر عام غیر مومن یا گھٹیا درجہ کے لوگوں کی آراء سے نہیں ہوتا بلکہ آمنوا وعملوا الصالحات میں سے اعلیٰ درجہ کے خدا ترس لوگوں کے انتخاب سے ہوتا ہے۔ اور پھر اسے خدائی تائید ونصرت حاصل ہوتی ہے۔ اس لئے یہ انتخاب خاص انتخاب ہوتا ہے۔ اور خلافت اسی دینی جمہوری نظام کی اعلیٰ ترین شکل ہے۔ پس خلافت کی پہلی علامت یہ ہے کہ وہ دین کے جمہوری نظام کے ماتحت قائم ہو اور اسے اللہ تعالیٰ کی تائید حاصل ہو۔ گویا مومنوں کے قلوب بھی اس کے ساتھ ہوں اور خدا کا ہاتھ بھی اس کے اوپر ہو۔ خلیفہ اپنے نبی کی روحانیت کا جانشین ہوتا ہے اور مومنوں کو اس میں نبی کا عکس نظر آتا ہے۔ اس لئے وہ عشق ومحبت سے اس کی اطاعت کرتے ہیں اور اس کے احکام پر ہر قسم کی قربانی کرتے ہیں۔

دوسری علامت خلافت کی یہ ہے کہ خلیفہ اپنی خلافت کے زمانہ میں اسی ڈگر پر چلتا ہے جو نبی نے اختیار کی ہوتی ہے وہ نبی کے بعض ناتمام مقاصد کو پورا کرتا ہے اور اس کے پروگرام کو مکمل کرتا ہے۔ اس کے اس رویہ کی تصدیق خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت سے ہوتی ہے اور وہ اس طرح کہ اللہ تعالیٰ خلیفہ کے ذریعہ سے نبی کے مشن کو استحکام بخشتا ہے اور اس کے دین کو تقویت عطا کرتا ہے۔ اسے قبولیت بخشتا ہے۔ نبی کے زمانہ میں جو دین ایک کونپل کی طرح تھا۔ وہ خلافت کے دور میں ایک تناور درخت بن جاتا ہے۔ اور چاروں طرف پھیل جاتا ہے۔ آیت قرآنی ولیمکنن لھم ...... کا یہی منشاء ہے۔ پس خلافت کی یہ نشانی ہے کہ اس وقت نبی کے لائے ہوئے مشن کو خاص ترقی حاصل ہوتی ہے اور اس کی قبولیت نمایاں طور پر نظر آتی ہے۔

تیسری علامت خلافت کی یہ ہے کہ تمام پیش آمدہ مشکلات میں خلیفہ کو نبی کی طرح کا یقین ووثوق سے پُر دل دیا جاتا ہے۔ اور وہ توکل اور اپنے عزم سے ان مشکلات پر غالب آتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ اس کے ذریعہ سے مومنوں کی جماعت کے خوف کو امن سے بدل دیتا ہے۔ ان کے دلوں کو مضبوط کرتا ہے ان کے دشمنوں کو ناکام ونامراد کرتا ہے۔

خوف کے اوقات آتے ہیں تکالیف بھی ہوتی ہیں۔ لیکن وہ کسی حالت میں بھی مومنوں کی جماعت کی تباہی اور بربادی کا موجب نہیں بن سکتیں۔ بلکہ ان مشکلات کے باعث اللہ تعالیٰ خلافت والی جماعت کو اور بھی قرب بخشتا ہے اور ان کی حفاظت کرتا ہے اور انہیں غیر معمولی ترقی عطا فرماتا ہے۔ ان کا خوف امن سے بدلا جاتا ہے۔ اور وہ خلافت کی برکت سے ہولناک حالات میں سے امن اور سلامتی کے ساتھ گزر جاتے ہیں۔ دشمن خیال کرتا ہے کہ میں خلیفہ کی جماعت کے لئے آگ بھڑکا رہا ہوں مگر وہ حیران ہو جاتا ہے۔ جب اسے نظر آتا ہے کہ خلافت سے وابستہ لوگ تو آگ کی بجائے گلزار میں ہیں اور ان کی تباہی کی بجائے ان کی عظمت وشوکت کے نئے نئے سامان پیدا ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں خلفاء کی علامت کے طور پر فرماتا ہے ولیبدلنھم...... کہ خدا تعالیٰ خود ان کے خوف کو امن سے تبدیل کر دیتا ہے۔ خوف کے بادل چھٹ جاتے ہیں اور آشتی کا دور دورہ ہوتا ہے۔

خلافت حقہ کی چوتھی علامت یہ ہوتی ہے کہ خلفاء اور ان کے متبعین شرک کی نجاست سے پاک ہوتے ہیں۔ ان کا توکل اللہ تعالیٰ پر ہوتا ہے اور وہ روحانیت اور دینی اخلاق میں ایک نمونہ ہوتے ہیں چونکہ نبی کے بعد خلیفہ اسی نورانی مشعل کا علمبردار ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ کو منور کرنے کے لئے جلائی تھی۔ اس لئے وہ خود نبی کا روحانی وارث ہوتا ہے اور اس کے ساتھ رہنے والے بھی خدائی نشانوں کو دیکھ کر اس نور سے منور ہو جاتے ہیں اور وہ سب دنیا کی آلائشوں سے پاک ہو کر سارے کام محض اللہ کے لئے کرتے ہیں۔ وہ دنیا میں خدا ہی کی شریعت کا نفاذ کرتے ہیں۔ اور ان کا نصب العین بجز اس کے کچھ نہیں ہوتا کہ خدائے واحد کی عبادت زمین پر قائم ہو۔ اس ایمان کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی انہیں آسمانی نشانوں اور غیر معمولی نصرتوں سے نوازتا ہے اور ان کو اپنی توحید کے قائم کرنے کا ذریعہ بنا لیتا ہے ان کو اور ان کے سچے پیروؤں کو روحانی غلبہ عطا فرماتا ہے۔ اور ان کو کامیاب وکامران کرتا ہے۔ یہی معنے آیت قرآنی یعبدوننی ...... کے ہیں۔

ان چاروں علامتوں سے خلافت حقہ ممتاز ہوتی ہے۔ اور ان سے ہی خلفاء پرکھے جا سکتے ہیں۔

(الفضل 24 مئی 1960ء)

تبرکات

حضرت مسیح موعود اور خلفاء سلسلہ کے دستخط

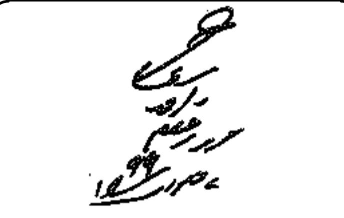

حضرت مسیح موعود

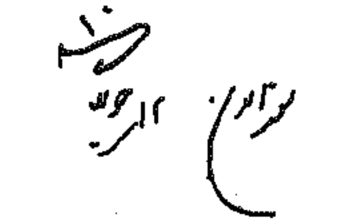

حضرت خلیفۃ المسیح الاول

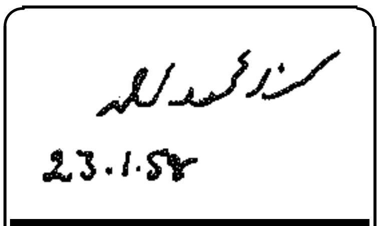

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

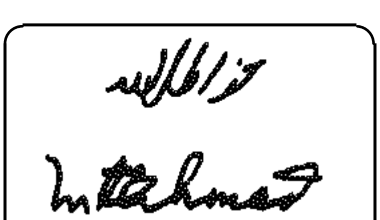

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع

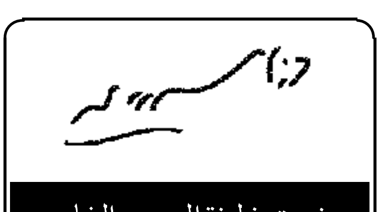

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس
ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دوکان 212837 رہائش: 214321

گوندل بینکوئٹ ہال
نہ موسم کی پریشانی نہ مہمانوں کا جھنجھٹ
کھانے اور ریفریشمنٹ کی لامحدود ورائٹی لذت کے ساتھ
بالمقابل بیت المبارک مین سرگودھا روڈ ربوہ
ٹینٹ کے اخراجات میں ہال حاصل کریں۔ بکنگ کروائیں فون نمبر: 212758-212265

ہر قسم کی جائیداد کی خرید وفروخت کیلئے
پراپرٹی ہوم اینڈ پراپرٹی سنٹر
پروپرائیٹر: نعیم الرحمٰن
الناصر مارکیٹ بالمقابل ایوان محمود یادگار روڈ ربوہ
فون دفتر: 214930
گھر: 211930

ڈیلرز: فاسفورک ایسڈ۔ سلفیورک ایسڈ۔ ہائیڈروکلورک ایسڈ بازار سے بارعایت خریدیں۔ مینوفیکچررز۔ نائٹرک ایسڈ
وڑائچ کیمیکلز
کچا شیخوپورہ روڈ۔ گوجرانوالہ
فون آفس 0431-220021
طالب دعا: چوہدری اعجاز احمد وڑائچ۔ چوہدری ندیم احمد وڑائچ

امپورٹڈ ورائٹی، مدراسی، سنگاپوری، بحرینی، اٹالین بغیر ٹانکے کے دستیاب ہے
مین بازار ڈسکہ
مبارک جیولرز
عابد جیولرز
فون دکان: 04341-613871 رہائش: 612571
موبائل: 0300-6405169
طالب دعا: محمد ابراہیم عابد صراف، انشاء اللہ صراف، برہان احمد خالد

طاہر پراپرٹی سنٹر
جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
پروپرائٹر۔ منیر احمد
فون دکان: 215378-215634 گھر: 212647
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 دارالرحمت شرقی جوئیہ مارکیٹ ربوہ

اعلیٰ کوالٹی کے کپڑے اور بہترین سلائی کے لئے
ST سپر ٹیلرز اینڈ سپر فیبرکس
شاپ نمبر 1، بلاک 6بی، سپر مارکیٹ۔ اسلام آباد 44000۔ پاکستان فون آفس: 2877085
فیکس: 92-51-2872856 Email: supertailors@hotmail.com

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار: موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو لاہور

100 YEARS M. MOOSA & SONS ESTD. 1901
ایم موسیٰ اینڈ سنز
پروپرائٹرز: مظفر احمد ناگی، طاہر احمد ناگی
ڈیلرز: ملکی وغیر ملکی BMX+MTB بائیسکل اینڈ بی بے آرٹیکلز
27 نیلا گنبد۔ لاہور
فون: 7244220

احمدی بھائیوں کیلئے خصوصی رعائت
ڈیلر Samsung, Sony, LG, PEL Dawlance, Mitsubishi, Orient, Waves, Super National Super Asia' Success, kentex
پاکستان الیکٹرونکس
آپ کا اعتماد ہماری پہچان
سپلٹ ائیر کنڈیشنر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے
ایک بار ضرور تشریف لائیں۔
26/2/C1 نزد غوثیہ چوک کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور
فون 5124127-5118557-0300-4256291
طالب دعا: مقصود احمد ساجد (سابقہ ریجنل سیلز منیجر Pel)

ایس اللہ اور موٹی بس کی انگوٹھیاں تیار مل سکتی ہیں
دوکان 04524-212040
گھر: 04524-211433
0320-4894100
احمد جیولرز اینڈ گولڈ سمتھ ربوہ
خالص سونے کے زیورات تیار کرنے والے آپ کے پرانے خادم
میاں صلاح الدین زرگر راجپوت بن باجوہ والے

Mian Bhai پرائیویٹ لمیٹڈ
آٹو پارٹس کی دنیا میں با اعتماد نام
HERCULES
میاں بھائی
آئل فلٹر
پنکھانی۔ سلنسر بکس وسلنسر پائپ اور ربڑ پارٹس
طالب دعا: میاں عبداللطیف۔ میاں عبدالماجد
گلی نمبر 5 نزد الفرخ مارکیٹ۔ کوٹ شہاب الدین۔ بی بی روڈ شاہدرہ۔ لاہور فون 6-5-042-7932514
Fax 042-7932517 E-mail mianbhai2001@yahoo.com

تمام جاپانی گاڑیوں کے پرزہ جات
انٹرنیشنل موٹرز
86-59 سپر آٹو مارکیٹ چوک برجی لاہور
فون: 042-7354398

ZAHID ESTATES
Chief Executive: Dr. Ch. Zahid Farooq 0300-8458676
Builders & Developers(Regd)
Deals in all sort of lands, Banglows & Plots Specially GAWADAR
Head Office: 10-Hunza Block, Main Boulevard Allama Iqbal Town, Lahore 042-7441210 0333-4672162
Branch Office 41-Gole plaza, Ground Floor Y-Block, DHA, Lhr. 042-5740192 Fax: 042-5744284 Mob: 0300-8423089
Gawadar Office: Office#8, Rauf Complex, Sirt-u-Nabi Chowck, Near PIA Office, Airport Road, Gawadar 0300-8458676
www.zahidestates.com.pk * Email: zanfa119@hotmail.com

تمام امپورٹڈ ورائٹی بغیر ٹانکے کے KDM سے تیار شدہ
مدراسی، سنگاپوری، اٹالین، بحرینی جیولری کی خریداری کے لئے تشریف لائیں
نیو احمد جیولرز
طالب دعا: محمد احمد توقیر
فون رہائش: 589024 فون شوروم: 0432-587659, 602042
موبائل: 0300-6130779 گلا چوک شہیداں۔ سیالکوٹ

الاحمد الیکٹرک سٹور
ہر قسم کا اعلیٰ معیار کا سامان بجلی دستیاب ہے
سپیشلسٹ۔ ڈسٹری بیوشن بکس۔ والٹن روڈ
ڈیفنس چوک لاہور کینٹ فون: 042-666-1182
موبائل 0333-4277382
0333-4398382

ڈیلرز: L.G، توشیبا، سونی ٹی وی، فریج، کینڈی ڈیپ فریزر، ہائی سپر واشنگ مشین، نیز گیس کوکنگ رینج گیزر، ٹی وی ٹرالی
الیکٹرونکس کی تمام مصنوعات سستی خریدنے کیلئے تشریف لائیں۔
انعام الیکٹرونکس
بالمقابل رحیم ہسپتال گوجرخان
فون آفس (0571) 510086-510140
رہائش: 512003
طالب دعا: خواجہ احسان اللہ

زرعی وسکنی جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
الحمد پراپرٹی سینٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
ملک غلام الیسین۔ محمود احمد
Mob: 0320-4893942
دوکان: 04524-214681
رہائش 04524-214228-213051

اعلیٰ معیار کا رائٹنگ پیپر نٹنگ آفسٹ اور پیکنگ کا کاغذ دستیاب ہے
الفیصل پلازہ۔ بنگالی گلی گنپت روڈ لاہور
فالکن ٹریڈنگ کارپوریشن
فون آفس: 7230801-7210154
Email: omertiss@shoa-net
طالب دعا: ملک منور احمد شکوہی

ماشاء اللہ روم کولر اینڈ گیزرز
فین اور بلور + ڈکٹ والے کولر سیونگ موٹر سیل کے ساتھ تیار کئے جاتے ہیں۔ اینڈ سروس
7-10-B-1 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
Mob- 0300-9477683-042-5153706

Woodsy Furniture® Chiniot
فرنیچر جو آپ کے مکان کو گھر بنا دے
Malik Center, Faisal Abad Road, Tehseel Chowk Chiniot.
Mobile: 0320-4892536
URL: www.woodsy.biz
E-mail: salam@woodsy.biz

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے چند رؤیا و کشوف

مرتبہ: عبدالسمیع خان

غانا سے بورکینا فاسو کا سفر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دورہ افریقہ کے دوران غانا سے بورکینا فاسو بذریعہ سڑک جانے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

بذریعہ سڑک جانے کا پروگرام بھی اللہ تعالیٰ کی خاص تقدیر سے ہی بنا لگتا ہے۔ کیونکہ پہلے جو گھانا والوں نے پروگرام بنایا تھا اور اس کی اپروول ہوگئی تھی، اس کے مطابق تو دورہ نارتھ تک کا مکمل کرنے کے بعد ہمیں پھر واپس اکرا آنا تھا اور وہاں سے بائی ایئر پھر بورکینا فاسو جانا تھا لیکن روزانہ فلائیٹ نہیں جاتی بلکہ دو دن جاتی ہے ان میں سے ایک جمعہ کا دن تھا۔ تو وکیل التبشیر ماجد صاحب نے مجھے کہا کہ جمعہ جلدی پڑھ کے فوراً ہی ایئرپورٹ جانا ہوگا اس پر مجھے کچھ انقباض ہوا، میں نے کہا اس طرح نہیں جانا بلکہ بعض شہر جو انہوں نے پروگرام میں نہیں رکھے ہوئے تھے اور میرے علم میں تھے میں نے کہا وہ بھی دیکھ کے جائیں گے اور بائی روڈ جائیں گے۔ بہرحال اس کا یہ فائدہ بھی ہوا کہ چند مزید (۔) کا افتتاح بھی ہوگیا لیکن اصل بات اس میں یہ ہے کہ لندن سے سفر شروع کرنے سے چند دن پہلے ماجد صاحب نے بتایا کہ بورکینا فاسو کے (۔) نے انہیں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ایک خواب یاد کرائی ہے۔ جو ماجد صاحب کو بھی یاد آ گئی کہ حضور نے دیکھا تھا کہ وہ کاروں کے ذریعے سے بائی روڈ گھانا سے بورکینا فاسو میں داخل ہوئے ہیں اور کوئی اسماعیل نامی آدمی بھی ان کو وہاں ملتا ہے بارڈر پہ یا کراس کرکے۔ اس پر حضور نے بعض اسماعیل نامی احمدیوں کی تصویریں بھی منگوائی تھیں، بہرحال پتہ نہیں کوئی ملا کہ نہیں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی ایک الٰہی تقدیر تھی کہ ہم بذریعہ کار بورکینا فاسو داخل ہوں اور یہ بھی عجیب بات ہے کہ ہمارے قافلے میں ایک اسماعیل نامی ڈرائیور بھی تھا جس نے کچھ وقت ہماری گاڑی بھی چلائی جس میں میں بیٹھا ہوا تھا۔

(الفضل سالانہ نمبر 28 دسمبر 2004ء ص12)

تطہیر کا وعدہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے گیمبیا میں ہونے والی سازش کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

مجھے نکلنے والوں کی فکر تھی۔ میں چاہتا تھا جمعہ سے پہلے یہ نکلیں تو پھر میں بات کروں۔ لیکن جو رویا میں نے دیکھی اس سے مجھے معلوم ہوا کہ میری یہ فکر ناجائز ہے کیونکہ یہ رویا ایک ایسی عجیب رویا ہے جس کی جب تک تشریح نہ کروں آپ کو سمجھ نہیں آئے گی اور مجھے بھی رویا کے دوران حیرت تو تھی کہ یہ ہو کیا رہا ہے لیکن اٹھنے کے بعد اس کی سمجھ آئی۔ میں نے رویا میں یہ دیکھا کہ میں ایک بہت ہی بلند عمارت کی چھت پر کھڑا ہوں، اتنی بلند عمارت ہے کہ وہ آسمان سے باتیں کر رہی ہے اور وہ (بیت الذکر) کی عمارت ہے اور (بیت) سے مراد جماعت ہوا کرتی ہے۔ تو پہلی بات تو یہ خدا تعالیٰ نے سمجھائی کہ جماعت کی بلندی کو کوئی ہاتھ نہیں لگا سکتا اور یہ جماعت وسیع تر اور بلند تر ہوگی۔ اور بہت ہی وسیع (بیت) ہے۔ اوپر سے میں نیچے انسانوں کو چھوٹے چھوٹے وجودوں کے طور پر، کیڑیوں کی طرح تو نہیں مگر بالکل چھوٹے چھوٹے منحنی وجودوں کے طور پر دیکھ رہا ہوں جو میرا انتظار کر رہے ہیں اور میں اس بلند (بیت) کی چھت سے نیچے دیکھتا ہوں تو گہرائی سے تھوڑا سا خوف آتا ہے کہ جو چیز گرے اس کا کیا حال ہوگا۔ اور وہاں جو لوگ کھڑے ہیں ان میں کچھ قادیان کے نمائندے ہیں اور کچھ سپین کے۔ ان دونوں جگہوں سے جماعت کو نکالا گیا ہے اور ان دونوں جگہوں میں واپسی کی خوشخبری میں سمجھتا ہوں اس خواب میں دی گئی ہے۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ خواب ہی میں مجھے یہ احساس ہوتا ہے کہ گویا یہ ایک Miniature ہے ساری تاریخ کا۔ اور آنکھ کھلنے کے بعد مضبوطی سے اس خیال نے میرے دل پر قبضہ کر لیا کہ یہ نظارہ مجھے اس طرح دکھایا گیا ہے جیسے رحم مادر میں بچہ اپنی ایک Billion Years کی تاریخ دہراتا ہے لیکن اپنی تکمیل تک ایک Billion Year نہیں لیا کرتا بلکہ نو مہینے میں وہ مکمل ہو جاتا ہے۔ تو جو کچھ مجھے یہاں دکھایا جا رہا ہے یہ گویا ایک پرانی تاریخ کا خلاصہ کرکے جو جماعت کے سامنے پیش آنے والے حالات ہیں ان کو اس طرح دکھایا جا رہا ہے۔ عجیب بات ہے میں اپنی جیب میں کبھی کنگھی نہیں رکھا کرتا، نہ کنگھی کا زیادہ استعمال کرتا ہوں، وقت بھی نہیں ملتا نہ اتنے بال ہیں کہ ان کو کنگھی سے سنوارا جائے۔ لیکن میری جیب سے ایک خوبصورت سی کنگھی نکلتی ہے اور میں اوپر سے نیچے اکٹھے ہونے والوں کو کہتا ہوں یہ میری نشانی ہے اور میں یہ کنگھی نیچے پھینک رہا ہوں۔ وہ لہراتی ہوئی کچھ عرصہ لیتی ہے، بلکہ کافی وقت لیتی ہے اور آخر وہ زمین تک نیچے اتر جاتی ہے۔ اب کنگھی کو اس موقع پر نشانی بنانا ایک عجیب و غریب بات ہے۔ مگر کنگھی کا مقصد ہوتا ہے صفائی کرنا، گند کو باہر نکالنا اور بالوں کو صاف اور مزین کرنا۔ تو یہ معلوم ہوا کہ اس واپسی کے وعدے کے ساتھ جماعتوں کی تطہیر اور ان کو مزین کرنا بھی مقدر ہے۔ اب یہ وہ خیال ہے جو اس وقت میرے ذہن میں نہ آتا ہے، نہ آ سکتا تھا کیونکہ اتنے عظیم موقع پر میں کہیں باہر سے آ رہا ہوں نیچے سپین کے نمائندے، قادیان کے نمائندے اور میں اپنی کنگھی پھینک رہا ہوں اوپر سے۔ بہرحال یہ کام کرنے کے بعد ابھی وہ لوگ اوپر نہیں آئے، نہ آ سکتے کیونکہ یہ جگہ بہت ہی بلند ہے۔ میں نیچے اترتا ہوں اور (بیت) کا جو چھتا ہوا صحن ہے اس میں داخل ہوتا ہوں۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ اتنی بلندی سے کس طرح نیچے اترا ہوں مجھے کچھ سمجھ نہیں آئی۔ مگر وہ ہال پورے کا پورا جو اوپر ہے وہ اتنا ہی بلند ہے۔ وہاں سے کھڑکی سے میں جھانکنے لگتا ہوں کہ دیکھوں نیچے لوگ قریب آئے ہیں۔ وہ قریب آ بھی رہے ہیں اور آ چکے ہیں مگر اوپر آنے والوں میں غیر احمدی ہیں اور بعض پادری ہیں اور بعض دوسرے معززین ہیں جو مجھے خوش آمدید کہنے کے لئے اور استقبال کرنے کے لئے پہلے اوپر آتے ہیں۔ ان سب کو میں سلام کہتا ہوں اور شکریہ ادا کرتا ہوں اور نیچے جو آدمی نسبتاً قریب آ گئے ہیں، اکٹھے ہوئے ہوئے ہیں ان کو دیکھتا ہوں اور پہچانتا ہوں کہ انہوں نے خود ان معززین کو اس لئے اوپر بھجوایا ہے کہ یہ احمدی نہ ہوتے ہوئے بھی جماعت کی تائید میں ہیں اس لئے ان کا حق ہے کہ یہ پہلے جا کر مجھ سے ملیں۔ اس کے بعد میرا نیچے اترنا، ان لوگوں سے ملنا یہ سب غائب ہو جاتا ہے اور خواب یہاں ختم ہو جاتی ہے۔

اٹھنے کے بعد جب مزید غور کیا تو اس بات میں تو قطعی، کوئی بھی شک نہیں تھا کہ اس کا تعلق گیمبیا سے نکالے جانے سے ہے کیونکہ واپسی نکلنے کے بعد ہوا کرتی ہے۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ احمدی گیمبیا سے نکلیں کیونکہ اگر انہوں نے نکلنا ہے تو ان کی واپسی تبھی مقدر ہو سکتی ہے۔ اور گیمبیا میں جو غیر احمدی اور عیسائی دکھائے گئے ہیں صاف پتہ چلتا ہے کہ گیمبیا کے باشندے اس واپسی کا انتظار کریں گے۔ تو اگرچہ نکلنا نہیں دکھایا گیا تھا مگر واپس آنا دکھایا گیا اور یہ خود بھی اپنی ذات میں ایک عجیب اعجاز رکھتا ہے۔ کیونکہ جیسا کہ میں نے بیان کیا مجھے انتظار تھا میں ان کو نکالوں۔ اس رویا کے بعد مجھے یقین ہو گیا کہ کوئی بھی مشکل جو نکلنے کی راہ میں ہو سکتی ہے ان کو درپیش نہیں آئے گی اور یہ خطبے سے دو دن پہلے کی بات ہے یا تین دن پہلے کی ہوگی۔ میں نے اسی وقت ایڈیشنل وکیل التبشیر کو کہا کہ سب ان لوگوں کو کینیڈا، ادھر ادھر جنہوں نے مدد کا وعدہ کیا تھا، ان کو کہہ دیں ہمیں آپ کی کسی مدد کی ضرورت نہیں۔ اللہ نے اپنے ہاتھ میں معاملہ لیا ہے۔ یہ لوگ لازماً خیریت سے نکلیں گے ورنہ ان کی خیریت سے واپسی کا وعدہ ہو ہی نہیں سکتا۔ اور جو بعد میں واقعات رونما ہوئے ہیں وہ خود اپنی ذات میں ایک حیرت انگیز اعجاز ہیں......

اب سنئے مباہلے کی قبولیت اور اس پر تقدیر الٰہی کا حرکت میں آنا۔ اسی دوران جو جمعہ سے پہلے گھبراہٹ تھی کہ ابھی تک کیوں نہیں ہوا اس وقت اللہ تعالیٰ نے کئی طریق سے مجھے تسلی دی لیکن سب سے زیادہ تسلی ان الفاظ سے ہوئی۔ الیس اللّٰہ (۔) اس سے اسی طرح میرے دل میں ندامت پیدا ہوئی اور استغفار کیا جیسے حضرت مسیح موعود نے اس الہام پر ندامت کا اظہار فرمایا اور استغفار کیا۔

(الفضل انٹرنیشنل 31 ؍اکتوبر 1997ء)

خطبہ جمعہ 10 ؍اکتوبر 1997ء میں فرمایا:

گیمبیا میں جو شرارت چل رہی تھی اس کے متعلق میں نے پہلے بھی آپ کو بتایا تھا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے الیس اللّٰہ (۔) کے ذریعے بار بار خوشخبری دی اور اس کے بعد میں نے فکر کرنا بند کر دیا۔

(الفضل انٹرنیشنل 28 نومبر 1997ء)

تعلیمی بورڈز کا قیام

2001ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ایک رویا کی بنا پر تمام ممالک میں تعلیمی بورڈ قائم کرنے کا ارشاد فرمایا۔

اللہ کی رحمت کی بشارت

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 30 ؍اکتوبر 1983ء کو دورہ مشرق بعید اور آسٹریلیا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

”جس دن ہم نے صبح کینبرا روانہ ہونا تھا اس رات میں نے ایک ایسا خواب دیکھا جس سے میرا دل بہت مطمئن ہو گیا اور میں اس یقین سے بھر گیا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ساتھ نہیں چھوڑے گی میں نے صبح اٹھ کر بچوں کو بتایا کہ اب مجھے اور بھی زیادہ تسلی ہو گئی ہے پہلے تو یہ تھا کہ جو ہو اس پر راضی ہیں لیکن اب یہ تسلی بھی ہو گئی ہے کہ وہ (مخالف) ہمارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکیں گے ان کی کچھ بھی پیش نہیں جائے گی۔

چنانچہ خواب کا مضمون کچھ اس طرح کا تھا جس سے انسان کو محسوس ہو جاتا ہے کہ یہ عام خواب نہیں ہے میں نے دیکھا کہ ایک موٹر ہے جس کے دائیں طرف میں بیٹھا ہوں اور اس کا سٹیئرنگ کوئی نہیں ہے اور پھر بھی میں اس کو چلا رہا ہوں میرے بائیں طرف جماعت کے تین چار عہدے دار بیٹھے ہوئے ہیں اتنے میں شیخ رحمت اللہ صاحب کراچی والے آتے ہیں اور کہتے ہیں میں نے ساتھ بیٹھنا ہے میں نے کہا میرے دائیں طرف بیٹھ جائیں جس طرح ہمارے ہاں آج کل جگہ نہ رہے تو سڑکوں پر رانگ سائیڈ پر بٹھانے کا رواج ہے تو میں نے ان کو کہا میرے دائیں طرف بیٹھ جائیں اور یہ رانگ سائیڈ نہیں تھی رائٹ سائیڈ تھی۔ وہاں ان کو بٹھالیا اور وہ بڑی محبت سے میرے ساتھ جڑ کر بیٹھ گئے۔ اور مجھے کوئی تعجب نہیں ہے کہ میں کس طرح موٹر چلاؤں گا اس میں تو سٹیئرنگ کوئی نہیں ہے اور بظاہر کوئی انجن نظر نہیں آتا۔ لیکن میں بیٹھا ہوا ہوں اور مجھے پورا یقین ہوتا ہے کہ اسی طرح موٹر چلے گی کچھ دیر کے بعد یہ نظارہ بدلا اور شیخ رحمت اللہ صاحب (ان کے نام میں اصل پیغام ہے) نے کہا کہ میں ایک منٹ کے لئے ذرا کہیں سے ہو کر آتا ہوں۔ جب وہ ایک منٹ کے لئے گئے تو ادھر سے ایک دو اور آدمی داخل ہو گئے کہ اچھا موقع مل گیا ہے اور انہوں نے ساری جگہ پر قبضہ کر لیا اور میں انتہائی دائیں طرف سمٹ گیا وہ سب میری طرف آ کر بیٹھ گئے اور وہ سب جماعت کے عہدے دار لگتے تھے کہ ٹھیک ہے اب ہمیں موقع مل گیا ہے۔ شیخ صاحب واپس آئے انہوں نے کہا میں کہاں بیٹھوں میں نے کہا آپ یہاں ساتھ کھڑے ہو جائیں۔ پرانے زمانے کی کاروں میں نیچے ایک چھوٹا سا پلیٹ فارم نکلا ہوتا تھا اس قسم کا ایک چھوٹا سا پلیٹ فارم بھی ان کو مل گیا اور وہ میرے ساتھ جڑ کر کھڑے ہو گئے میں نے کہا نہیں اس طرح نہیں آپ اندر آ جائیں اور میری گود میں بیٹھ جائیں وہ اندر آئے اور میری گود میں بیٹھ گئے اور جب وہ بیٹھے تو جگہ نکل آئی اور وہ اتر کر دائیں طرف آرام کے ساتھ جڑ کے بیٹھ گئے۔

میں نے اس خواب کے دیکھنے کے بعد اپنے ساتھیوں سے کہا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے واضح خوش خبری ہے اور یہ انسانی دماغ کی بنائی ہوئی خواب ہو ہی نہیں سکتی۔ وقتی طور پر جو پریشانی ہوئی اسے دیکھ کر بظاہر انہوں نے یہ سمجھا کہ اللہ کی رحمت جدا ہو گئی ہے اور اب وہ تائید الٰہی کا سلوک نہیں ہو رہا۔ یہ وہم تھا اس خواب کے ذریعے بتا دیا گیا کہ خدا کی رحمت جدا نہیں ہوگی اس نے تو خدا کے فضل سے ہمارے ساتھ جگہ بنانی ہی بنانی ہے۔

(الفضل 14 فروری 1984ء)

الوداعی معانقہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے خطبہ جمعہ 8 مئی 1987ء میں فرمایا:

چند روز پہلے میں نے ایک عجیب خواب دیکھا خواب میں دیکھا کہ حضرت بو زینب چچی جان حضرت چھوٹے چچا جان کی بیگم صاحبہ مرحومہ جو صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی والدہ صاحبہ تھیں وہ تشریف لائی ہیں۔ ان کو میں نے پہلے تو کبھی خواب میں نہیں دیکھا تھا شائد ایک مرتبہ دیکھا ہو۔ وہ آئی ہیں اور قد بھی بڑا ہے جس حالت میں جسم تھا۔ اس کے مقابل پر زیادہ پر شوکت نظر آتی ہیں۔ آپ آ کے مجھے گلے لگتی ہیں لیکن گلے لگ کر پیچھے ہٹ جاتی ہیں اور بغیر الفاظ کے مجھ تک ان کا یہ مضمون پہنچتا ہے کہ میں خود نہیں ملنے آئی بلکہ ملانے آئی ہوں۔ اس کے معاً بعد ایک خیمہ سے حضرت پھوپھی جان نکلتی ہیں گویا کہ وہ ان کو ملانے کی خاطر تشریف لائی تھیں۔ خواب میں ایسا منظر ہے کہ اور نہ کوئی بات ہوئی ہے نہ کوئی اور نظارہ ہے دائیں بائیں صرف خیمہ سے آپ کا نکلنا ہے اور بہت ہی خوش لباس ہیں اچھی صحت ہے آپ جب گلے لگتی ہیں تو اس قدر محبت اور پیار سے گلے لگتی ہیں اور اتنی دیر تک گلے لگائے رکھتی ہیں کہ اس خواب میں حقیقت کا احساس ہونے لگتا ہے یہاں تک کہ جب میری آنکھ کھلی تو لذت سے میرا سینہ بھرا ہوا تھا اور بالکل یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے ابھی مل کے گئی ہیں۔ لیکن اس میں ایک غم کے پہلو کی طرف توجہ گئی کہ زینب نام میں ایک غم کا پہلو پایا جاتا ہے لیکن اس وقت یہ خیال نہیں آیا کہ یہ الوداعی معانقہ ہے۔ میرا دل اس طرف گیا کہ شاید جماعت پر کوئی اور ابتلا آنے والا ہے ایک غم کی خبر ہوگی اس سے فکر پیدا ہو گئی لیکن اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جماعت کو حفاظت میں رکھے گا چنانچہ ایک ملک کے امیر صاحب کو میں نے اسی تعبیر کے ساتھ خط میں یہ خواب لکھی کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے ملک میں یہ واقعہ ہونے والا ہے۔ لیکن اطمینان رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے ساتھ حفاظت فرمائے گا لیکن یہ معلوم نہیں تھا کہ واقعۃً یہ اسی خواہش کا جواب تھا جو میرے دل میں بھی بہت شدید تھی اور حضرت پھوپھی جان کے دل میں بھی تھی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے وصال سے پہلے ملا دے اور معانقہ ہو جائے۔ اور یہ معانقہ اتنا حقیقی تھا کہ جیسے کسی جاگے ہوئے انسان کو مل رہا ہو اور اس کا اتنا گہرا اثر اور لذت تھی کہ خواب کے اندر یہ احساس نہیں ہوا کہ خواب تھی اور چلی گئی بلکہ یوں معلوم ہوا جیسے حقیقی چیز کوئی واقعہ کے بعد پیچھے رہ جاتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں اللہ تعالیٰ نے اس رنگ میں ہماری ملاقات کا انتظام فرما دیا اور یہ الوداعی معانقہ تھا جو مجھے دکھایا گیا۔

دو اشعار

حضور نے خطبہ جمعہ 3 فروری 1989ء میں فرمایا۔

چند دن پہلے صبح جب میں نماز کے لئے اٹھا تو میرے منہ پر حضرت مصلح موعود کے یہ شعر جاری تھے کہ۔

پڑھ چکے احرار بس اپنی کتاب زندگی
ہو گیا پھٹ کر ہوا ان کا حباب زندگی
لوٹنے نکلے تھے جو امن و سکون بے کساں
خود انہی کے لٹ گئے حسن و شباب زندگی

اس میں الہامی کیفیت تو نہیں ہے۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان باتوں میں کچھ اشارے ضرور ہیں اور یہ ایک پیغام کا رنگ رکھتے ہیں۔ میں یہی سمجھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں دعائیہ رنگ میں اس طرف متوجہ فرمایا ہے کہ ساری جماعت اس عرصہ میں یہ دعا بھی کرے کہ اب ان کی کتاب زندگی کا آخری باب ختم ہو اور ان کا حباب زندگی، جس نے دنیا کو حقیقت کا دھوکہ دیا ہوا ہے، وہ پھٹ جائے اور دنیا ان کی حقیقت کو دیکھ لے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے ساتھ جماعت کو ان کی آنکھوں کے سامنے بیش از پیش ترقیات عطا فرماتا چلا جائے۔ (الفضل 9 فروری 1989ء)

صبر کی تلقین

خطبہ جمعہ 14 اپریل 1989ء میں حضور نے فرمایا:

آج صبح نماز فجر کے بعد تلاوت کے دوران جب میں آیت کے اس حصے پر پہنچا کہ انا للّٰہ .... تو بڑی شدت کے ساتھ یہ القا ہوا کہ کوئی ایسی خبر پہنچنے والی ہے جس کے نتیجے میں مجھے خدا نے تلقین فرمائی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے غلاموں کا اسوۂ اختیار کرتے ہوئے یہ انا للّٰہ ضرور پڑھوں۔ چنانچہ اسی دن اطلاع ملی کہ چک نمبر 563 گ۔ ب تحصیل جڑانوالہ میں دشمنان احمدیت نے احمدی گھروں پر حملہ کیا اور ان کو لوٹا اور آگ لگائی۔

(الفضل 26 اپریل 1989ء)

لقاء الٰہی کا مضمون

حضور نے خطبہ جمعہ 20 اپریل 1990ء میں فرمایا:

رات رویا میں اللہ تعالیٰ نے مجھے اس مضمون کو ایک اور طریق پر دکھایا اور ساتھ ہی قرآن کریم کی ایک آیت کی ایک نئی (تشریح) سمجھائی جس کا لقاء سے بڑا گہرا تعلق ہے اور دراصل جو مضمون میں آج کے خطبے میں بیان کرنا چاہتا ہوں اسی کی تمہید ہے جو مجھے سمجھائی گئی ہے۔ رویا بڑی دلچسپ اور عجیب سی ہے۔ میں نے دیکھا کہ ربوہ میں کھلے گھاس کے میدان میں اکیلا بیٹھا ہوا ہوں۔ اور وہاں پاکستان سے مختلف پروفیشنل گانے والے جو ریڈیو یا ٹیلی ویژن وغیرہ میں گانوں میں حصہ لیتے ہیں، وہ کسی تقریب میں شمولیت کی غرض سے آئے ہوئے ہیں اور ان کا جو رستہ ہے ان کے درمیان اور میرے درمیان ایک دیوار حائل ہے گویا اس رستے پر جس پر وہ چل رہے ہیں ایک دیوار کی اوٹ ہے لیکن بعض در کھلے ہوئے ہیں۔ چنانچہ ایک در سے گزرتے ہوئے ان میں سے ایک شخص کی نظر مجھ پر پڑتی ہے اور خواب میں مجھ پر یہ تاثر ہے کہ یہ مجھے جانتا ہے اور میں اس کو جانتا ہوں تو وہ جس طرح ایک انسان جانی پہچانی شکل کو ملنے کے لئے آگے بڑھتا ہے، وہ میری طرف آگے بڑھتا ہے لیکن قریب آنے کی بجائے کچھ فاصلے پر کھڑے ہو کر مجھے پنجابی میں کچھ شعر سناتا ہے۔ وہ جو پنجابی کے شعر ہیں وہ اس رنگ کے ہیں جیسے بعض دیہاتیوں کو یا کم علم والوں کو بعض دفعہ کوئی نکتہ ہاتھ آ جائے تو اسے وہ بڑے فخر سے بڑے بڑے علماء کے سامنے پیش کرتے ہیں اور پھر مجلسوں میں بیان کرتے ہیں کہ ہم نے یہ سوال کیا لیکن اس کا کوئی جواب نہیں آیا۔ اس رنگ کا کوئی نکتہ ہے جو ایک پنجابی نظم میں اس نے یاد کیا ہوا ہے اور وہ سوالیہ رنگ میں میرے سامنے رکھتا ہے لیکن اس کی طرز میں تکبر یا دکھاوا نہیں بلکہ واقعتہً وہ اس نکتے میں الجھا ہوا معلوم ہوتا ہے اور اس کے طرز بیان میں ایک درد پایا جاتا ہے۔ پنجابی کے وہ شعر مجھے یاد تو نہیں مگر چند شعر ہیں۔ ان کا مضمون یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی جو یہ کائنات ہے اس کے راز تو بہت گہرے ہیں اور ہماری آنکھیں جو دیکھ رہی ہیں وہ ان باتوں کو نہیں سمجھ سکتیں اور ہماری آنکھیں جو دیکھتی ہیں وہ ہمیں کچھ اور منظر دکھاتی ہیں اور خدا کے جو قدرت کے راز یا عرفان کی باتیں ہیں ان تک ہماری آنکھیں پہنچ ہی نہیں سکتیں اور نہ ہم ان کو سمجھ سکتے ہیں کیونکہ ہماری آنکھیں ٹیڑھا دیکھ رہی ہیں اور یہ کہتے کہتے وہ بڑے درد سے اپنی آنکھ کے نچلے پردوں کو انگلیوں سے نوچ کر نیچے کر کے آنکھیں دکھاتا ہے جن میں ایک قسم کی سرخی پائی جاتی ہے جیسے رو رو کے سرخی پیدا ہو گئی ہو اور وہ نظم میں ہی کہتا ہے کہ دیکھیں ان آنکھوں کی وجہ سے ہمارا کیا قصور؟ ہمیں تو خدا نے آنکھیں وہ دی ہیں جو غلط دیکھ رہی ہیں اور اس کے رازوں کی حقیقت کو پا نہیں سکتیں تو اب بتائیں کہ ہم کیا کریں۔ ہم کیسے سمجھیں۔ یہ نظم جب مکمل ہو جاتی ہے تو میں اس کو اشارۃً کہتا ہوں کہ آئیں بیٹھیں اور میں آپ کو یہ مضمون سمجھاتا ہوں اور اتنے میں یوں معلوم ہوتا ہے جیسے اس بات کی خبر باقی ساتھیوں کو بھی پہنچ گئی ہے اور وہ دور دور سے واپس مڑے ہیں اور ایک دائرے کی شکل میں مجلس بنا کر میری بات سننے کے لئے بیٹھ گئے ہیں۔ میں ان سے کہتا ہوں کہ آپ نے بظاہر ایک بڑی الجھی ہوئی بات پیش کی ہے لیکن میں اس کی ایک

Best Return of your Money
انصاف کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ۔ ربوہ فون شوروم 04524-213961

طاہر پراپرٹی سنٹر
جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
پروپرائٹر منیر احمد
فون دکان: 215378 گھر: 212647
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 دار الرحمت شرقی جوئیہ مارکیٹ ربوہ

سادہ سی تشریح آپ کو بتاتا ہوں جو ابھی دیکھتے دیکھتے آپ کو بات سمجھا دے گی اور وہ آپ کی اس عارفانہ نظم کی درحقیقت تفسیر ہے (تفسیر کا لفظ تو میں نہیں بولتا) لیکن اس مضمون کو سمجھانے کے لئے میں کہتا ہوں۔ آپ کے سامنے میں ربوہ کی مثال رکھتا ہوں۔ آپ لوگ پاکستان کے مختلف شہروں میں رہتے ہیں۔ وہاں سے ربوہ تشریف لائے ہیں۔ یہاں آپ نے کچھ چہرے دیکھے ہیں۔ ان چہروں میں آپ کو خدا کا خوف دکھائی دیتا ہے۔ ان چہروں میں آپ کو عبادت کے رنگ دکھائی دیتے ہیں۔ ان چہروں میں آپ کو تقویٰ دکھائی دیتا ہے۔ ان چہروں میں آپ کو دین کی محبت اور (دینی) آداب اور (دینی) اخلاق دکھائی دیتے ہیں۔ یہاں کے گلیوں میں چلنے پھرنے والوں کو آپ نے دیکھا۔ یہاں مجلس میں اٹھنے بیٹھنے والوں کو آپ نے دیکھا اور آپ اپنے دل سے گواہی لے کر مجھے بتائیں کہ کیا آپ کی آنکھوں نے آپ کو صحیح خبر نہیں دی۔ کیا آپ کی آنکھوں نے واقعتہً آپ کو یہ اطلاع نہیں دی کہ (دین حق) کا جو بھی تصور ہے وہ یہاں پایا جاتا ہے۔ اور جو (دین کے ماننے والوں) کی ادائیں ہونی چاہئیں وہ ان لوگوں میں پائی جاتی ہیں۔ پھر آنکھوں نے تو آپ سے کوئی دھوکہ نہیں کیا۔ اس کے باوجود اگر آپ کے دل کچھ اور پیغام لیں تو خدا کی بنائی ہوئی آنکھوں کا کیا قصور ہے۔ پھر میں ان سے کہتا ہوں کہ آپ موازنے کے طور پر چنیوٹ چلے جائیں جو ربوہ کے قریب ہی ہے اور وہاں بھی جا کر لوگوں کے چہروں کے مشاہدے کریں۔ وہاں بھی ان کی حرکات و سکنات کو غور سے دیکھیں۔ وہاں جا کر بھی سوچیں کہ آپ کے نزدیک قرون اولیٰ کے (لوگ) کیسے ہونے چاہئیں تھے۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ سے فیض پانے (والوں) کی کیا ادائیں ہونی چاہئیں اور دیکھیں اور پھر اپنے نفس سے پوچھیں کہ کیا آنکھوں نے آپ سے جھوٹ بولا تھا؟ کیا آنکھوں کا پیغام یہی تھا کہ یہ جو ربوہ کے سب سے شدید مخالفین میں سے ہیں یہ سچے .... دکھائی دے رہے ہیں یا آپ کی آنکھوں نے آپ کو یہ بتایا تھا کہ (دین) کی کوئی بھی علامتیں ان میں نہیں پائی جاتیں۔ ان کا اٹھنا بیٹھنا، ان کا بولنا، ان کا چلنا پھرنا، ان کے مزاج سارے (دین) سے دور پڑے ہوئے ہیں تو اب بتائیں کہ ہمارے خدا نے آپ کے ساتھ انصاف کیا کہ نہیں کیا۔ آپ کو سچی آنکھیں بخشیں کہ نہیں بخشیں .... (سورۃ الحج آیت 47) والا مضمون ہے مگر اس آیت کا میں نے حوالہ نہیں دیا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوا کرتیں وہ دل اندھے ہوتے ہیں جو سینوں میں چھپے ہوئے ہیں۔

یہاں صدور سے مراد تاریکی کے پردوں میں چھپے ہوئے دل ہیں۔ پس وہ دل جو خود اندھیروں میں بس رہے ہیں وہ اندھے ہوتے ہیں نہ کہ وہ آنکھیں جو صحیح پیغام جو کچھ وہ دیتی ہیں لوگوں تک پہنچا دیا کرتی ہیں۔ پس یہ رویا جو ہے یہ دیکھتے ہی میرے دل میں یہ احساس پیدا ہوا کہ اتنا واضح نظارہ ہے جیسے میں آمنے سامنے دیکھ رہا ہوں اسی کیفیت میں میں جاگ بھی چکا تھا اور رویا کا مضمون جاری تھا یعنی صفائی رویا کی ایسی تھی کہ گویا بالکل جاگے ہوئے کا کوئی نظارہ ہو اور چنانچہ نیند میں اور اٹھنے میں فرق نظر نہیں آیا۔ اور رویا کے جو آخری فقرے ہیں وہ میں نے جاگ کے ادا کئے۔ جبکہ وہ منظر نظر سے غائب ہو چکا تھا۔

(الفضل 17/جون 1990ء)

مذہبی دنیا کا ضائع شدہ مواد

حضور نے مغضوب علیھم کی تشریح بیان کرتے ہوئے خطبہ جمعہ 28/دسمبر 90ء میں فرمایا:

اس ضمن میں میں ایک دفعہ غور کر رہا تھا اور دعا کر رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ اس مضمون کو زیادہ واضح طور پر سمجھائے تو کشفی حالت میں خدا تعالیٰ نے یہ مضمون ایک اور رنگ میں مجھے دکھایا اور وہ یہ تھا کہ جیسے ایک کارخانے میں آپ ایک طرف سے کوئی چیز کا Raw Material یعنی خام مال ڈالتے ہیں تو وہ ایک نہایت ہی خوبصورت اور اعلیٰ تکمیل کی شکل میں ایک طرف سے نکل رہا ہوتا ہے لیکن اس کے ایک طرف وہ گند بھی نکل رہا ہوتا ہے جو اس قابل نہیں ہوتا کہ اس کارخانے میں داخل ہونے کے بعد وہ اپنے اندر ایسی تبدیلی کر سکے کہ اسے ایک مکمل صنعت کی شکل میں دنیا کے سامنے پیش کیا جا سکے، اس کو وہ Waste Product کہتے ہیں۔ پس ایک چیز ہے End Product اور ایک ہے Waste product۔ End product تو ہر صنعت کا وہ مال ہے جس کی خاطر صنعت کاری کی جاتی ہے اور کارخانے بنائے جاتے ہیں اور اپنی آخری شکل میں بہت خوبصورت تبدیلیاں پیدا ہونے کے بعد وہ ایک نئے وجود کی صورت میں خام مال دنیا کے سامنے ظاہر ہوتا ہے اب اس وقت آپ کے پاس جتنی بھی چیزیں ہیں وہ سب اسی طرح کسی نہ کسی کارخانے سے نکل کر ایک نئی شکل میں آپ کے سامنے ظاہر ہوئی ہیں۔ کسی نے کپڑے کی ٹوپی پہنی ہوئی ہے، کسی نے اون کی ٹوپی پہنی ہوئی ہے، کسی نے قراقلی پہنی ہوئی ہے۔ اب تصور کریں کہ یہ کیا چیزیں تھیں۔ اسی طرح آپ کے لباس، آپ کے بوٹ، آپ کے قلم یہ سب خام مال تھے جو مختلف مراحل سے گزر کر بالآخر اس شکل میں آپ تک پہنچے جس میں آپ نے ان کو قبول کیا اور استعمال کیا لیکن آپ کا ذہن اس گندگی کی طرف کبھی نہیں گیا جو اس دوران پیدا ہوتی رہی اور ان چیزوں سے الگ کی جاتی رہی اور اسے ضائع شدہ مال کے طور پر ایک طرف پھینک دیا گیا۔ چنانچہ اس زمانے میں صنعتوں نے جہاں بہت ترقی کی ہے، یہ ایک بہت بڑا مسئلہ بن کر دنیا کے سامنے ابھرا ہے کہ اس Waste Material کا کیا کریں۔ یہ تو دنیا کے لئے عذاب بنتا جا رہا ہے۔ جب یہ کم ہوا کرتا تھا اس زمانے میں انسان کی توجہ کبھی اس طرف نہیں گئی اور آج سے 100 سال پہلے بھی صنعتکاری تھی بڑے بڑے کارخانے جاری تھے لیکن کبھی بھی اس زمانے کی اخباروں میں آپ کو یہ بحثیں دکھائی نہیں دیں گی کہ یہ جو اچھی چیزیں بنانے کی ہم کوشش کرتے ہیں اس کوشش کے دوران جو چیزیں ضائع ہو رہی ہیں ان کا ہم کیا کریں۔ وہ سمندروں میں پھینک دیتے تھے یا عام کھلی جگہ پر پھینک دیتے تھے یا جھیلوں میں ڈال دیتے تھے اور کبھی ان کے نقصان کی طرف کسی کی توجہ نہ گئی۔ اب چونکہ زیادہ چیزیں بن رہی ہیں، اسی طرح Waste Material بھی بڑھتا چلا جا رہا ہے اور Waste Material ایسی خطرناک چیز بن کر دنیا کے سامنے ابھرا ہے کہ اس کے غضب سے دنیا ڈرنے لگی ہے اور یہ بڑا بھاری مسئلہ ہے۔ دنیا کی تمام بڑی قوموں میں اب بہت ہی زیادہ فکر کے ساتھ ان مسائل پر غور ہو رہا ہے کہ کس طرح ان مصیبتوں سے چھٹکارا حاصل کریں جو صنعت کے دوران By Product کے طور پر Waste Product کے طور پر ہمارے ہاتھوں میں پڑی ہوئی ہیں اور ہم نہیں سمجھتے کہ کس طرح اس صنف سے چھٹکارا حاصل کریں۔

(روزنامہ الفضل 6/فروری 1991ء)

رشتہ ناطہ اور بیروزگاری کا مسئلہ

خطبہ جمعہ 15 دسمبر 2000ء میں فرمایا:

ایک رویا ایسی سنانی ہے جس سے خدا تعالیٰ نے میرے دو سوالات کا جواب دیا ہوا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ آج کے لئے وہی کافی ہوگا۔

مجھے خیال تھا کہ مجھے مصروفیتیں بڑھانی چاہئیں۔ یہ سوچتے سوچتے ہی سویا تھا تو رات خواب میں میاں احمد کو دیکھا یعنی میاں غلام احمد صاحب، میاں خورشید احمد صاحب کے چھوٹے بھائی اور وہ ہمیشہ بہت اچھا مشورہ دیا کرتے ہیں۔ قرآن کریم کے متعلق بھی انہی کا مشورہ تھا کہ بجائے اس کے کہ تفسیر صغیر کے پیچھے نوٹس لکھوں میں نیا ترجمہ کروں۔ تو الحمدللہ کہ خدا تعالیٰ نے اس ترجمہ کی توفیق عطا فرمائی اور بہت سے مسائل اس سے حل ہوتے ہیں۔ خواب میں میاں احمد ہی دکھائی دیئے اور انہوں نے کہا کہ ہمیں آپ کی دو کاموں میں بہت ضرورت ہے۔ میں نے کہا کیا کیا کام ہیں۔ انہوں نے کہا ایک تو رشتہ ناطہ، رشتہ ناطہ کو بہت زیادہ نظر انداز کر دیا گیا ہے اور اس کی وجہ سے بہت سی لڑکیاں بے چاری بغیر شادی کے پڑی ہیں، بہت سے لڑکوں کو اپنا مناسب رشتہ نہیں ملتا۔ پاکستان میں بھی بہت اچھے اچھے لڑکے ہیں جو اچھا ایک پروفیشن اختیار کر سکتے ہیں اور سادہ مزاج ہیں۔ اگر انگلستان کی لڑکیاں ناک بھوں نہ چڑھائیں اور اس رشتہ کو قبول کر لیں تو دونوں کا فائدہ ہے۔ بہر حال اس قسم کی باتیں انہوں نے کیں۔

اور ساتھ ہی یہ کہا کہ دوسرا کام بیکار نوجوانوں کو کام پہ لگانا ہے، اس کی طرف بھی توجہ بہت کم ہے۔ بہت سے اچھے تعلیم یافتہ ہیں جو بے کار ہیں اور ان کو کوئی کام نہیں دیا جا رہا۔ یا کسی ملک میں رہتے ہیں جہاں سختی کی وجہ سے ان سے ناانصافی ہو رہی ہے تو ایسے لوگوں کی باہر شادیاں کروا دینا دونوں مسائل کو اکٹھا کر دیتا ہے کیونکہ اپنے ملک سے باہر شادی کریں گے تو باہر والوں کا مسئلہ بھی حل ہوا اور پاکستان کا مسئلہ بھی حل ہوا۔ اور ان کو کام پر لگانے کا شعبہ بہت مستعد ہونا چاہئے۔ تو یہی دو باتیں ہیں جو میں آپ کو سنانی چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے خود ہی میرے سوالات کا جواب دیا ہے۔

(الفضل ربوہ 13 فروری 2001ء)

(بقیہ صفحہ 4)

نہیں وہ تو ازل سے موجود ہے پھر وجہ کیا ہے کہ انبیاء کے آنے پر دنیا خدا تعالیٰ کو دیکھنے لگ جاتی ہے اور پہلے نہیں اس کی وجہ یہی ہے کہ جس طرح آئینہ کے پیچھے قلعی کا وجود ضروری ہوتا ہے اسی طرح انبیاء کو خدا تعالیٰ نے اپنے ظہور کا ذریعہ بنایا ہوا ہے پھر چوکھٹا جو ہوتا ہے وہ آئینہ کی حفاظت کا ذریعہ ہوتا ہے اور وہ بھی نبوت اور خلافت کا مقام ہے یعنی انبیاء اور ان کے خلفاء اللہ تعالیٰ کے وجود کو دنیا میں قائم رکھتے ہیں خود اپنی ذات میں اللہ تعالیٰ حیّ و قیوم ہے لیکن اس نے اپنی سنت یہی رکھی ہے کہ وہ اپنے وجود کو بعض انسانوں کے ذریعہ قائم رکھے ان وجودوں کو مٹا دو۔ ساتھ ہی خدا تعالیٰ کا ذکر بھی دنیا سے مٹ جائے گا۔

(رویا و کشوف سیدنا محمود ص 125)

میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص خلافت پر اعتراض کرتا ہے۔ میں اسے کہتا ہوں اگر تم سچے اعتراض تلاش کر کے بھی میری ذات پر کرو گے تو خدا کی تم پر لعنت ہوگی اور تم تباہ ہو جاؤ گے کیونکہ جس درجہ پر خدا نے مجھے کھڑا کیا ہے اس کے متعلق وہ غیرت رکھتا ہے۔

(رویا و کشوف سیدنا محمود ص 65)

(بقیہ صفحہ 14)

پتہ چلتا ہے کہ یونیٹیرین یعنی توحید کے مدعی فرقہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد دوسرے فرقوں کے مقابلہ میں دس گنا ہے۔ یہ تو خدا کی اس خاص تقدیر کے نتیجہ میں ہے جس کا حضرت مسیح موعود کے ذریعہ اظہار ہوا مگر رومن کیتھلک کلیسیا میں شامل ہونے والوں کی تعداد باقی دوسرے فرقوں کے مقابلہ میں چار گنا ہے۔ گویا رومن کیتھلک کلیسیا نے متعدد نوعیت کی پراٹسٹنٹ تحریکوں کے زبردست حملوں کے بعد دوبارہ اپنی پوزیشن کو سنبھالا اور دوسرے عیسائیوں کے مقابلہ میں مضبوط کیا ہے جس کا بڑا باعث ان کا کلیسیائی نظام ہے۔

بہر حال کلیسیا کے لفظ سے مراد وہ سچا اور برحق کلیسیا لیا جائے جو اسلام کے ظہور سے پہلے خلافت پر قائم تھا اور اسلام کے ظہور پر اس کے متبعین اسلام میں شامل ہو گئے یا وہ بگڑا ہوا کلیسیا مراد لیا جائے جس نے خلافت کی ایک ظاہری شکل قائم رکھی ہوئی ہے۔ اس الہام میں جماعت کو یہ ہدایت دی گئی ہے کہ قرآنی ارشاد کے مطابق خدا کی اس عظیم نعمت کی قدر پہچانو جو خلافت کی شکل میں تم کو دی گئی ہے اور اپنی قوت و طاقت کا راز خلافت سے وابستگی میں سمجھو۔

مکرم سید میر محمود احمد صاحب ناصر

حضرت مسیح موعود کا معنی خیز الہام

’’کلیسیا کی طاقت کا نسخہ‘‘

تمہاری قوت وطاقت کا راز خلافت میں ہے

اللہ تعالیٰ کا کلام جو انبیاء اور مامورین پر نازل ہوتا ہے اور اس کا وہ فعل جو صحیفۂ کائنات میں ظاہر ہے اور ظاہر ہوتا رہتا ہے دونوں متوازی خطوط کی طرح آپس میں مشابہت رکھتے ہیں۔ خدا کا کلام اور اس کا فعل دونوں اس کی صفات کا ظہور اور اس کے اسماء حسنیٰ کی تجلیات ہیں اور ایک کو سمجھنے کے لئے دوسرے سے راہنمائی حاصل کی جاسکتی ہے اور ایک کی معرفت سے دوسرے کے عرفان میں سہولت ہوسکتی ہے۔

کائنات کے جو مظاہر ہمارے سامنے ہیں ان کے دو پہلو بڑی وضاحت سے ہمارے سامنے آتے ہیں۔ مظاہر کائنات کا ایک پہلو یہ ہے کہ ان کی بعض صفات اور بعض فوائد انسانوں کے لئے بڑے واضح اور صاف اور نمایاں اور روشن ہیں۔ ہوا، پانی، آگ، زمین، بادل، سورج، چاند، درخت وغیرہ مظاہر کی کچھ خصوصیات اور منافع اتنے نمایاں طور پر نظر آتے ہیں کہ معمولی فہم کا آدمی بھی ان کو سمجھ سکتا ہے اور ان سے حظ اٹھا سکتا ہے۔

اس کے بالمقابل کائنات کے اسرار اور غوامض اور لطیف اور باریک حقائق اتنے بے شمار ہیں کہ کروڑوں کروڑ سائنس دان کروڑوں سال تک اگر ایک قطرہ کے اسرار دریافت کرتے رہیں تو ان کا احاطہ نہیں کرسکتے۔ حسب ضرورت اور حسب موقعہ انسان ان اسرار کا علم حاصل کرتا رہتا ہے۔

یہی حال کلام الٰہی کا ہے۔ کلام الٰہی کا ایک حصہ جو بنیادی ارکان ایمان اور ارکان عمل پر مشتمل ہوتا ہے خوب واضح اور روشن ہوتا ہے جس کو معمولی فہم کا آدمی بھی سمجھ سکتا ہے اور اس کو ماننے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق پاسکتا ہے۔ کلام الٰہی کا دوسرا حصہ نہایت باریک اور دقیق اسرار اور غوامض سے پُر ہوتا ہے جو ضرورت کے مطابق مجاہدہ اور تزکیہ اور تدبر کے نتیجہ میں وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود کے الہامات میں بھی کلام الٰہی کے دونوں پہلو پائے جاتے ہیں۔ آپ کے مشن کے بنیادی ارکان وامور آپ کے الہامات میں صاف اور واضح طور پر بیان ہیں۔ ہستی باری تعالیٰ، توحید باری تعالیٰ، صفات باری تعالیٰ، صداقت دین حق، حقیقت حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ اور آپ کا بے مثال مقام، صداقت قرآن مجید، عظمت ورفعت کلام مجید، حضرت مسیح موعود کا مقام، جماعت کے فرائض، ذمہ داریاں اور مستقبل وغیرہ جملہ باتوں کے متعلق آپ کے الہامات محکمات کے طور پر واضح اور بیّن ہیں۔ دوسری طرف آپ کے الہامات کے مجموعہ میں ایسے الہامات بھی موجود ہیں جو درمکنون کی حیثیت رکھتے ہیں جن میں آئندہ کے متعلق خبریں یا عملی راہنمائی اشارہ کی صورت میں ہے اور وقتاً فوقتاً یہ الہامات تدبر کرنے والوں کو مختلف صورتحال میں عملی راہنمائی کرتے رہتے ہیں اور کرتے رہیں گے۔

حضور کا یہ الہام ’’کلیسیا کی طاقت کا نسخہ‘‘ بھی ایک درمکنون کی حیثیت رکھتا ہے۔ جس کی چمک حسب ضرورت مختلف اوقات میں جھلک دکھاتی رہے گی اور جماعت کے لئے راہنمائی کرتی رہے گی اور اب بھی اس الہام پر تدبر کرنے والوں کو اس میں مختلف پہلوؤں سے کئی سبق نظر آتے ہیں۔ خاکسار اس موقعہ پر اس الہام کے اس پہلو پر تذکرہ کرنے پر اکتفاء کرے گا جس کی طرف سیدی حضرت مصلح موعود نے ارشاد فرمایا ہے۔

حضرت مصلح موعود نے اس الہام میں عملی راہنمائی کے جس جُز کا ذکر کیا ہے وہ کلی اور اصولی طور پر قرآن شریف میں بیان کی گئی ہے۔ قرآن شریف میں مومنوں کو بار بار اس امر کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ تم سے پہلے بہت سی اقوام خدائی الہام اور روحانی برکات کی وارث ہوچکی ہیں۔ مومنوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ ان اقوام کی روحانی سرفرازی اور پستی کے ایام اللہ سے سبق سیکھے۔ ان پر جو واردات گزری اس کو اپنے سامنے رکھے، بالخصوص اسرائیلی سلسلہ جو ایک محدود رنگ میں محمدی سلسلہ کا مثیل گزرا ہے اس کے نیک و بدتجربات کا مشاہدہ کرکے ان سے فائدہ اٹھانے کی طرف سورۃ فاتحہ اور قرآن مجید کے دوسرے مواقع میں توجہ دلائی گئی ہے۔

سورۃ البقرہ کی آیت 212 میں ہدایت کی گئی ہے کہ بنی اسرائیل سے پوچھ کر دیکھو کیا روشن آیات ان کو دی گئی تھیں، خدا کا کلام ان پر اترا گیا۔ انبیاء و خلفاء ان میں ظاہر ہوئے، برکات روحانی اور تائیدات آسمانی سے وہ نوازے گئے۔ اور یہ یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کی نعمتوں کی ناقدری اور ناشکرگزاری کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ نعمتیں چھن جاتی ہیں اور سختی اور تلخی ان کی جگہ لے لیتی ہے۔

بنی اسرائیل کے حالات سے سبق لینے کی اس نصیحت کی روشنی میں حضرت مصلح موعود نے الہام ’’کلیسیا کی طاقت کا نسخہ‘‘ سے جماعت کو یہ سبق حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے کہ جماعت کلیسیا کی دو ہزار سالہ تاریخ پر غور کرکے دیکھے کہ کلیسیا نہایت ناموافق اور مخالف حالات کے باوجود کس طرح اپنی ہستی کو قائم رکھے ہوئے ہے اور اس کی طاقت کا راز کس چیز میں مضمر ہے۔

کلیسیا کا لفظ دو کلیساؤں پر بولا جاسکتا ہے۔ ایک اسلام سے پہلے کا وہ کلیسیا جس کو خدا کی زندہ تائیدات اور برکات اور تجلیات کی امداد حاصل تھی۔ اس وقت مسیحی کلیسیا پر ابتلاؤں کے بڑے بڑے طوفان آئے اور اندرونی اور بیرونی فتنوں کے زلازل میں سے اس کو گزرنا پڑا۔ اس دور میں وہ مضبوط پتھر اس کی حفاظت کا ذریعہ بنا جس کی پیشگوئی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان الفاظ میں کی تھی۔ متی کی انجیل میں لکھا ہے کہ آپ نے حواریوں سے اپنے مقام کی کیفیت کے بارہ میں دریافت کیا اور جب آپ کے حواری شمعون نے آپ کے مقام مسیحیت کا ذکر کیا تو آپ نے کہا:

’’مبارک ہے تو شمعون بریوناہ کیونکہ یہ بات گوشت اور خون نے نہیں بلکہ میرے باپ نے جو آسمان پر ہے تجھ پر ظاہر کی ہے اور میں بھی تجھ سے کہتا ہوں کہ تو پطرس ہے (یعنی چٹان ہے) اور میں اس پتھر پر اپنی کلیسیا بناؤں گا اور عالم ارواح کے دروازے اس پر غالب نہ آئیں گے۔‘‘ (متی 16/ 19,18)

حضرت مسیحؑ کی اس پیشگوئی میں یہ اشارہ ہے کہ ان کے بعد شمعون پطرس کے ذریعہ مسیحی خلافت کی عمارت کی بنیاد قائم ہوگی اور پطرس کو اس عمارت کی پہلی اینٹ بننے کا شرف حاصل ہوگا اور اس بنیاد پر جو عمارت تعمیر ہوگی وہ دشمن کے حملوں کے سامنے مغلوب نہ ہوسکے گی۔

اس سلسلۂ خلافت کی ابتداء کی طرف یوحنا کی انجیل کے آخر میں اس طرح اشارہ کیا گیا ہے کہ واقعۂ صلیب کے بعد حضرت مسیحؑ نے حواریوں سے اپنی جدائی سے قبل پطرس کو مخاطب کرکے پوچھا:

’’اے شمعون یوحنا کے بیٹے کیا تو ان سے زیادہ مجھ سے محبت رکھتا ہے؟ اس نے کہا ہاں خداوند تو تو جانتا ہی ہے کہ میں تجھے عزیز رکھتا ہوں۔ اس نے اس سے کہا تو میرے برے چرا۔ اس نے دوبارہ اس سے پھر کہا اے شمعون یوحنا کے بیٹے کیا تو مجھ سے محبت رکھتا ہے؟ اس نے کہا ہاں خداوند تو تو جانتا ہی ہے کہ میں تجھ کو عزیز رکھتا ہوں۔ اس نے اس سے کہا تو میری بھیڑوں کی گلہ بانی کر۔ اس نے تیسری بار اس سے کہا کیا تو مجھے عزیز رکھتا ہے؟ اس سبب سے پطرس نے دلگیر ہوکر اس سے کہا تو تو سب کچھ جانتا ہے تجھے معلوم ہی ہے کہ میں تجھے عزیز رکھتا ہوں۔ یسوع نے اس سے کہا تو میری بھیڑیں چرا۔‘‘ (یوحنا 21/ 16)

متی کے حوالہ میں پطرس کے ذریعہ قائم ہونے والی خلافت کے مخالفوں کے خلاف مستحکم طور پر قائم ہونے کا ذکر ہے اور یوحنا کے حوالہ میں جماعت مومنین کے لئے خلافت کی ضرورت اور اہمیت کا بیان راعی کی تمثیل کے ذریعہ کیا گیا ہے۔

مسیحی کلیسیا کی تاریخ بتاتی ہے کہ ابتدائی مسیحیت میں جن لوگوں نے پطرس کا ساتھ دیا وہ اور ان کے متبعین حقیقی مسیحیت پر قائم رہے اور توحید کے دامن سے لپٹے رہے اور وہ حضرت مسیحؑ کو حقیقی انسان خیال کرتے اور موسوی شریعت کو واجب العمل سمجھتے تھے اور اسلام کے ظہور کے وقت اس میں مدغم ہوگئے۔ مگر جنہوں نے پطرس کے خود ساختہ حریف پولوس کا ساتھ دیا اور خلافت کا دامن چھوڑا وہ حقیقی مسیحیت کو چھوڑ بیٹھے۔ تثلیث اور کفارہ کا عقیدہ انہوں نے تراش لیا اور خدا کے ایک عاجز بندے کو پوجنے لگے۔

گویا حضرت مسیح موعود کے اس الہام میں ایک اشارہ یہ ہے کہ تنظیم ومضبوطی کے حصول کے علاوہ حقیقی اور اصلی تعلیم پر قائم رہنے کے لئے بھی خلافت کے دامن سے مضبوطی سے چمٹے رہنا ضروری ہے اور کلیسیا کی تاریخ کا مطالعہ یہ سبق دیتا ہے کہ جس طرح حضرت مسیحؑ ناصری کی وصیت کے مطابق خلافت سے وابستہ رہنے والے مسیحی حضرت مسیحؑ ناصری کی حقیقی تعلیم پر قائم رہے اسی طرح حضرت مسیح موعود کی ’’الوصیت‘‘ کے مطابق قائم ہونے والی خلافت کے وابستگان احمدیت کی حقیقی تعلیم پر گامزن رہیں گے۔

کلیسیا کے لفظ سے دوسری مراد وہ مسیحی ادارہ ہے جو اس بگڑی ہوئی مسیحیت کی نمائندگی کرتا ہے جو اسلام کے ظہور سے پہلے وجود میں آئی اور اسلام کے ظہور نے اس کے بگاڑ پر مہر ثبت کردی۔ اس کلیسیا کی طاقت کے راز کا مطالعہ کرنے کی طرف بھی الہام زیرنظر میں توجہ دلائی گئی ہے اور یہ سبق دیا گیا ہے کہ دیکھو مسیحیت باوجود جادۂ حق سے منحرف ہونے کے دوسرے تمام مذاہب کے مقابلہ میں عالمی سطح پر جو طاقت وقوت رکھتی ہے اس کا راز اس بات میں ہے کہ حقیقی خلافت سے محرومی کے باوجود انہوں نے ایک ظاہری شکل برقرار رکھی ہوئی ہے اور اس کو قانونی شکل دے کر تسلسل دے دیا ہے نتیجۃً وہ باطنی حقیقت سے خالی ہونے کے باوجود ظاہری شکل کی قوت سے متمتع ہورہی ہے اور حقیقی روح کی موجودگی کے بغیر بھی جسمانی طاقت سے فائدہ اٹھا رہی ہے۔ چنانچہ گزشتہ سالوں کے اعداد وشمار بھی اس بات کی تائید کرتے ہیں۔ اگرچہ سترھویں صدی سے رومن کیتھلک کلیسیا کے خلاف زبردست تحریکیں اٹھیں اور لوتھر اور کالون وغیرہ کی پراٹسٹنٹ تحریکوں نے رومن کلیسیا کو سخت نقصان پہنچایا اور موجودہ مغرب کی آزادی کی روبھی رومن کلیسیا کی پابندیوں کے خلاف تھی اور اب ہمارے زمانہ میں تو خدا کے فضل سے مسیحیت کے خلاف ایک عالمگیر آسمانی ہوا چل رہی ہے مگر اب بھی پراٹسٹنٹ عیسائیوں کے مقابلہ میں رومن کیتھلک کلیسیا اپنے ظاہری نظام کی وجہ سے نسبتاً زیادہ مضبوط ہے اور گزشتہ سالوں کے مسیحی اعداد وشمار سے

(بقیہ صفحہ 13 پر)

خان نیم پلیٹس
سکرین پرنٹنگ، شیلڈز، گرافک ڈیزائننگ
وکیم فارمنگ، بلسٹر پیکنگ، فوٹو ID کارڈز
ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862-5123862
Email:knp_pk@yahoo.com

آپ کی دعاؤں کے محتاج بشارت احمد خان ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ فون: 211274-213123

کوالٹی جیولری میں با اعتماد نام
رحیم جیولرز
نورمارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ 04524-215045

کیوریٹو ادویات حیوانات
CD-01-05
سے جانوروں کا علاج بفضلہ تعالیٰ مؤثر، سستا اور نہایت آسان ہے جانوروں کے مالکان یہ ادویات گھر میں رکھیں تو ڈاکٹر اور ادویات کے بڑے خرچوں سے وہ خود اور ان کے گاؤں والے بھی بچ سکتے ہیں

بدہضمی، منہ کھر، سرکن (پیشاب میں خون) تھنوں کی خرابی (سوزش، ناڑ، گلٹی، ساڑ و اور دودھ کی کمی وغیرہ) بانجھ پن، اخراجِ رحم (اوانس نکالنا) زہرباد، بخار، اپھارہ و بندش، پیچش، مٹی کھانا، پیٹ کے کیڑے، سرن، فالج اور گل گھوٹو وغیرہ جیسی امراض کی ادویات اور ان کا تفصیلی لٹریچر اپنے قریبی سٹاکسٹ یا ہم سے براہ راست طلب کریں۔
Tel: 04524-214576
213156, 211283
Fax: 212299
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) انٹرنیشنل ربوہ پاکستان
CMC CURATIVE

حسین اور دلکش زیورات کا مرکز
الحمید جیولرز ربوہ
فون شوروم: 215527
رہائش: 213213
طالب دعا: میاں محمد نصراللہ، میاں محمد کلیم ظفر ابن میاں محمد امین

لائل پور ہوزری سٹور
بنیان، جراب، تولیہ اور جرسیوں کی اعلیٰ ورائٹی کا مرکز
طالب دعا:
چوہدری منور احمد ساہی
جھنگ بازار، چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد فون آفس: 041-619421

پہلے آیئے پہلے پایئے۔24 گھنٹے سروس
لذیذ کھانوں کا مرکز
رشید برادرز ٹینٹ سروس
فون دکان: 211584
گھر: 04524-213034
رشید پکوان سنٹر میں پکی پکائی دیگیں اور بہترین کراکری کے ساتھ مناسب دام پر طرح کی تقریبات کیلئے جدت سے آراستہ بازار سے بارعایت۔ایک ہی نام اعتماد کا نیز لائٹنگ وغیرہ اور دیگر سروس بھی کرائے پر دی جاتی ہیں
پروپرائٹر۔رشید الدین۔کریم الدین۔پسران رفیع الدین گولبازار ربوہ

مینوفیکچررز و ڈیلر واشنگ مشین، گیزر، کوکنگ رینج، ہیٹر وغیرہ
نورہوم اپلائنسز | پروپرائٹر: محمد سلیم منور
31/B-1 چاندنی چوک، مری روڈ۔راولپنڈی
فون: 051-4451030,4428520 موبائل: 0333-5104055

ربوہ میں ایک منفرد اور اعلیٰ ذائقے کا مرکز
علی تکہ شاپ
تِکّی و شامی کباب، چکن تکہ کے ساتھ اب نئی پیشکش معیاری چکن اور بیف برگر
پروپرائیٹر: محمد اکبر
اقصیٰ روڈ ربوہ۔ فون 212041

1924ء سے خدمت میں مصروف
راجپوت سائیکل ورکس
ہر قسم کی سائیکل، ان کے حصے، بے بی کار، پرامز سونگز واکرز وغیرہ دستیاب ہیں۔
پروپرائٹرز: نصیر احمد راجپوت۔منیر احمد اظہر راجپوت
محبوب عالم اینڈ سنز
24۔نیلا گنبد لاہور فون نمبر: 7237516

BABY HOUSE
ملکی اور غیر ملکی سائیکلوں کا گھر BMX-MTB
بیٹری سے چلنے والی کاریں اور سکوٹرز ایکسرسائز مشینیں دستیاب ہیں
Y.M.C.A بلڈنگ دکان نمبر 1 بالمقابل میکڈونلڈ
نیلا گنبد لاہور۔فون: 7324002

هوالناصر
ناصر یونی کلینک
1960ء سے خدمت میں مصروف
بے اولاد مردوں اور عورتوں کیلئے مشورہ اور کامیاب علاج
جدید طب کا باکمال نسخہ "نعمت الٰہی"
نرینہ اولاد کیلئے مفید علاج
مین بازار، راجہ چوک حافظ آباد
فون کلینک: 0438-523391-523392

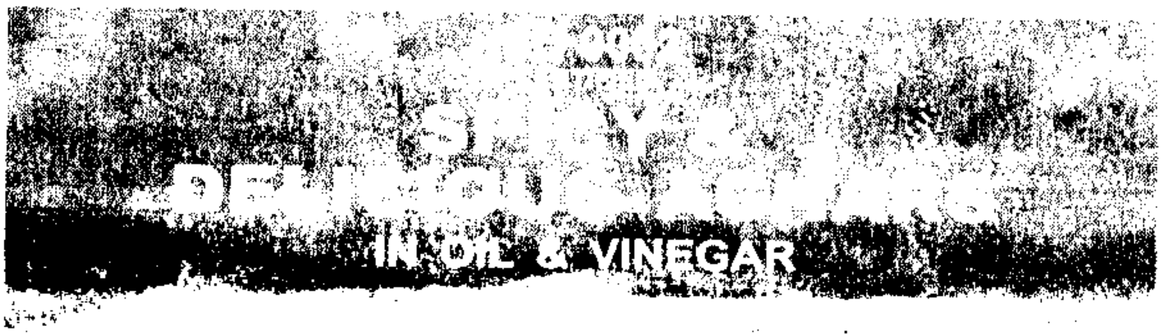

NOW IN 1 KG. HOUSE HOLD PLASTIC JAR AND 1 KG. ECONOMY SACHET PACK

Also Available in:
Commercial Pack,
Economy Pack,
Family Pack, &
Table Pack

Healthy & Happier Life

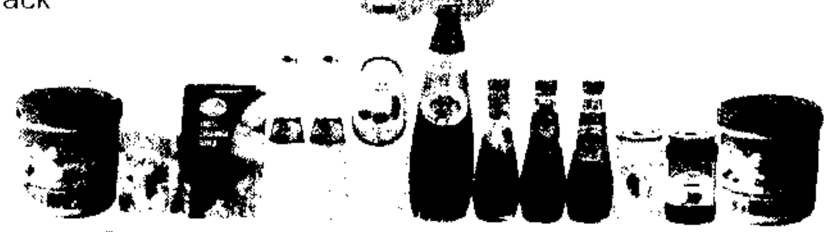

Largest Processors of Fruit Products in Pakistan.
Shezan International Limited Lahore - Karachi - Hattar

اکسیر بلڈ پریشر

ایک ایسی دوا جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے

چھوٹی ڈبی 30 روپے بڑی ڈبی 90 روپے

NASIR ناصر

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

فون: 6211434, 6212434

چھوٹی شیشی -/25 روپے بڑی بوتل -/80 روپے

نعمانی سیرپ

تیزابیت، خرابی ہضم معدہ کی جلن کیلئے اکسیر ہے

هوالشافی هوالناصر

مقبول ہومیو پیتھک فری ڈسپنسری

زیر سرپرستی مقبول احمد خان۔ زیر نگرانی ڈاکٹر محمد الیاس شورکوٹی

بس سٹاپ بستان افغاناں۔ تحصیل شکرگڑھ ضلع نارووال

6 فٹ سالڈ ڈش اور ڈیجیٹل سیٹلائٹ پر MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کے لئے

فریج - فریزر - واشنگ مشین

T.V - گیزر - ائیر کنڈیشنر

سپلٹ - ٹیپ ریکارڈر

وی سی آر بھی دستیاب ہیں

عثمان الیکٹرونکس

7231680
7231681
7223204
7353105

1- لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور

Email:uepak@hotmail.com

طالب دعا: انعام اللہ

اپنی پروڈکٹس کی یہاں ADVERTISE کریں

FOR ALL TYPES OF DIGITAL FLEX SIGNS & BOARDS

CONTACT

N.H.A REGISTERED

OUTDOOR ADVERTISER

AHMED Packages

RABWAH-FAISALABAD

SRGD - 0476-211021

LAHORE 0300-4598780

H.O. RAWALPINDI CANTT.

051-5464412-5478737

1970 سے خالص سونے کے زیورات بنانے والے

گولڈن سٹریٹ ریل بازار چنیوٹ

فون رہائش: 04942-423359

فون شوروم: 04942-423173

البشیر جیولرز

موبائل: 0300-4146148

اعلیٰ زیورات وملبوسات نفاست اور جدت کے ساتھ

البشیرز بیج جیولرز اینڈ بوتیک

ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ

فون شوروم: 04524-214510

Mobile- 0333-6553984

RES- 04524-214757

پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز

ڈیلران: ریفریجریٹر، ڈیپ فریزر، سپلٹ AC، ونڈو AC، واشنگ مشین، کوکنگ رینج، کلر TV

ڈاؤلینس، پیل

ویو، فلپس، ایل جی

سام سنگ، سپر ایشیا، انڈس

نیشنل الیکٹرونکس

احمدی احباب کیلئے خاص رعایت ہم آپ کے منتظر ہوں گے

طالب دعا: منصور احمد

لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور فون 7223228-7357309

گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805

احمد ٹریولز انٹرنیشنل

یادگار روڈ ربوہ

اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں

Tel:211550 Fax 04524-212980

E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

میاں غلام مرتضیٰ محمود

الفضل جیولرز

دکان 213649 رہائش 211649

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

زاہد جیولرز

مہران مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

پروپرائٹر: حاجی زاہد مقصود 04524-215231

DUBAI DUBAI

PROPERTIES AT OWNERSHIP BASIS

Invest in Dubai's vibrant free hold property market

Excellent premiums / rentals returns

Residence Visa for buyer & immediate family members

M Zahid Qureshi Mansoor Ahmed

Mobile (++) 97150 462 0804 Mobile (++) 97150 6546524

Fax (++) 9716 559 6674 Tel (++) 971 4 366 3711

E.Mail: dxbproperties@yahoo.com

ڈیلر: فریج، ایئر کنڈیشنر

ڈیپ فریزر، کوکنگ رینج

واشنگ مشین، ڈش انٹینا

ڈیزرٹ کولر، ٹیلی ویژن

فخر الیکٹرونکس

1- لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ لاہور

ہم آپ کے منتظر ہونگے

احمدی بھائیوں کے لئے خصوصی رعایت

طالب دعا: شیخ انوار الحق، شیخ منیر احمد فون: 7223347-7239347-7354873

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ، کاروباری ساتھی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں

ورائٹی: بخارا، اصفہان، شجر کار، وجی بیل ڈائز، کوکیشن افغانی وغیرہ

مقبول احمد خان آف شکرگڑھ

احمد مقبول کارپٹس

12- نیو پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل

042-6306163-6368130 Fax:042-6368134

E-mail:muazkhan786@hotmail.com

صحت ایک نعمت ہے سائیکل چلائیے اور صحت مند رہیے

اشفاق سائیکل سٹور

اور اب بے بی سائیکل کی مکمل ورائٹی کے ساتھ

ہمارے ہاں انٹرنیشنل معیار کے مطابق ہر قسم کی سائیکل کی ورائٹی موجود ہے۔

25 سال سے احباب جماعت کی خدمت میں پیش پیش

اب چائینہ کے اصلی سائیکل پٹی بند بھی دستیاب ہیں

پروپرائٹرز شیخ اشفاق احمد، شیخ نوید احمد

فون دکان: 213652 فون گھر: 211815

رنگین فلموں کی ڈویلپنگ پرنٹنگ پر ایک مدد بڑا فوٹو فری

ارجنٹ پاسپورٹ سائز تصاویر چند منٹوں میں

50 روپے میں 12 عدد پاسپورٹ بمعہ نیگیٹیو حاصل کریں

عامر کلر لیب اینڈ فوٹو سٹوڈیو

عمر مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ فون دکان: 215209

گھر: 212988 (نزد روف بک ڈپو)

C.P.L-29-FD

22 قیراط لوکل، امپورٹڈ اور ڈائمنڈ زیورات کا مرکز

Mob: 0300-9491442

TEL.:042-6684032

دلہن جیولرز

Dulhan Jewellers

Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk, Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

طالب دعا: قدیر احمد، حفیظ احمد

جدید اور فینسی، مدراسی، اٹالین، سنگاپوری اور ڈائمنڈ کی ورائٹی کے لئے تشریف لائیں۔

فائن آرٹ جیولرز

بازار شہیداں سیالکوٹ

فون دکان: 0432-588452 پروپرائٹر: سفیر احمد

فون رہائش: 0432-586297 موبائل: 0300-9613257

E-mail:fineart_jewellers@hotmail.com

الفضل جیولرز

صرافہ بازار سیالکوٹ

پروپرائٹر عبدالستار فون دکان 0432-592316

فون رہائش 292793 موبائل: 0300-9613255

Email:alfazal@skt.comsats.net.pk